دوزخ والے اعمال

اس کتاب میں گناہ کبیرہ کی شناعت اور اس کی تفصیل کو کتاب وسنت کے حوالے سے آسان زبان میں مدلل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

محمد ضیاء الحق جامعی ندوی بھٹکلی

(سابق امام حمزہ جمعہ مسجد)

ناشر

فلاح دارین اسو سی ایشن

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :دوزخ والے اعمال

کمپوزنگ : قاسمی کمپیوٹر، سلمان آباد، بھٹکل

طبع اول :۲۹ رصفر المظفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۱ رجنوری ۲۰۱۴ء

تعداد :ایک ہزار (۱۰۰۰)

قیمت :...............................

ملنے کا پتہ

فلاح دارین اسوسی ایشن، حمزہ نگر، جالی روڈ بھٹکل

9902105474

فہرست مضامین

انتساب

بنام

دادا محترم مصلح وقت عارف باللہ الحاج ڈاکٹر ملپا علی صاحب مدظلہ

﴿بانی وسرپرست، صدرواولین ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل﴾

جن کی ذات بابرکت اس وقت نعمت عظمی میں سے ہیں، جن کا اخلاص و للّٰہیت، جن کا تقوی وروحانیت، جن کے کام کی سلیقگی وسادگی، جن کی پاکیزہ سوچ، جن کا ادب واحترام، جن کی عبادت میں استقامت، جن کا انداز تربیت، جن کی دوررس نگاہ، جن کے اخلاق کی پاکیزگی، جن کے کردار کی خوبی، جن کے وسیع تجربات، جن کی اصابت رائے، جن کا تواضع وانکساری، جن کا استغناء و توکل، میرے لئے راہ عمل ثابت ہوئی اللہ تعالی قوم پر آپ کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور قوم کو زیادہ سے زیادہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و

والد محترم استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی مدظلہ

﴿بانی نشأۃ ثانیہ وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل﴾

جن کی میرے لئے دینی تعلیم کے انتخاب اور مسلسل کوشش وفکر نے مجھے اس لائق بنایا۔ اللہ تعالی ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے، قوم کو ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور حاسدین ومعاندین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

آپ باعمل، باصلاحیت، مستند اور جید عالم دین ہیں، بہترین واعظ، عالی نسب، شریف النسل، محقق، مورخ، صاف دل، حق گو، حق پسند، نہایت حساس، حاضر جواب، مردم شناس، باوقار ہیں، وسیع تجربات، وسیع معلومات، نہایت خوددار، صاف ذہن، سریع الفہم، بارعب، مخلص، دوربین، دوررس نگاہ رکھنے والے، اور استغناء کے اعلی مقام پر فائز ہیں، عالی دماغ، عالی ظرف، صحبت یافتہ، تربیت یافتہ، تہذیب یافتہ، اعلی درجے کے منتظم بغیر کسی تامل اور بلا کسی مبالغہ کے یہ بات لکھی جاسکتی ہے کہ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ معاملات کی کسوٹی پر جب بھی انھیں پرکھا جائے وہ کھرے ثابت ہوتے ہیں اور کوئی مرحلہ ایسا نہیں جب وہ قابو سے باہر ہوئے ہوں یا تحمل کا دامن ہاتھ سے چھوٹا ہو ہر صورت میں وہ متحمل مزاج، نازک سے نازک مواقع اور سنگین سے سنگین صورت حال میں بھی ان کی مدبرانہ نگاہوں کا زاویہ نہیں بدلتا اور نہ ان کی کمزور صلاح اور رائے سامنے آتی، بہت دوراندیش، فیصلے کی زبردست قوت رکھنے والے اور ساتھ ساتھ یہ صلاحیت بھی کہ اپنی بات کو خوش اسلوبی اور وضاحت کے ساتھ پیش کرنے میں کامیاب رہتے ہیں ہر معاملے کے پیچ وخم، نشیب وفراز اور اتار چڑھاؤ پر پوری نظر رکھتے یہیں وجہ ہے کہ جب جامعہ اسلامیہ بھٹکل سنگین حالات سے دوچار ہوا اور وہ اپنے وجود کو کھونے کے قریب تھا اس وقت جامعہ اسلامیہ کو والد محترم جیسا فعال شخص دستیاب ہوا، آپ نے حسن تدبیر سے اس کو آگے بڑھائے اور ترقی کی راہ پر گامزن کیا جامعہ کو نئی زندگی بخشی آپ نے یہ کارنامہ بڑی توانائی کے ساتھ انجام دیا کہ سب کچھ سہتے رہے، نہ

زبان سے اف کیا حالاں کہ اندرونی اور بیرونی حالات کی سختی ایسے امتحانات اور
آزمائش سے گزار رہی تھی جہاں بلند حوصلے والا بھی ہار بیٹھتا تو کسی قسم کا شکوہ کرنا
ناگوار نہ گزرتا، آپ نے بڑی محنت کی بڑی جاں کاہی کا ثبوت دیا اور تمام مواقع
اور مراحل میں ثابت قدمی سے آگے بڑھے۔ آپ نے طلباء کے اندر تحریر وتقریر
کی صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لئے منظم طور پر اللجنۃ العربیہ کی بنیاد ڈالی۔
انتظامی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تدریسی خوبیاں بھی بدرجہ اتم موجود۔ آپ نے
بیک وقت، اہتمام، دفتر نظامت، دفتر اہتمام اور تدریسی تمام ذمہ داریوں کو
حسن خوبی سنبھالا، تاریخ ان کی بے پناہ خدمات کو فراموش نہیں کرسکتی۔ اس لئے
ان کا شمار ان گنے چنے خدمت گزاروں میں ہوتا ہے جن کو جامعہ اسلامیہ کبھی
بھول نہیں سکتا، ان ادوار میں آپ کی تدریسی صلاحیتیں کھل کر سامنے آئیں۔
آپ کی ذات ہمیشہ دوسروں کے لئے راحت کا سبب تو بنی زحمت کا باعث کبھی نہیں
بنی۔ اللہ تعالی قوم کو ان کی صحیح قدر کرنے اور ان سے زیادہ زیادہ فائدہ اٹھانے کی
توفیق عطا فرمائے۔ اور حاسدین اور معاندین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

و

میری والدہ محترمہ بی بی انیسہ بنت محمد اسماعیل کھروری رحمۃ اللہ علیہا

جن کی صحیح دینی نہج پر تربیت وشفقت نے مجھے اسلامی ذہن ونبوی مزاج
کا حامل بنایا اللہ تعالی مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں
اعلی سے اعلی مقام عطا فرمائے۔ آمین
مرحومہ مادر زاد ولی صفت خاتون تھی، نیک سیرت، نیک صورت، نرم

مزاج، خاموش طبیعت کی مالک تھی، نہایت متواضع، صاف دل، کم گو، قناعت
پسند، شریف النسل، عالی النسب، پاکیزہ اخلاق، عبادت گزار اور خدمت گزار
خاتون تھی، اس کے ساتھ ہر دل العزیز، معصوم چہرا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان میں
ضرر پہونچانے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ ایسی بے ضرر خاتون کی اس خوبی یا
کمزوری سے لوگ غلط فائدہ اٹھاتے تھے۔ باکمال ماں کی وہ تمام صفات ان
میں موجود تھی جو ایک باصلاحیت اور اچھی ماں میں ہونی چاہئے۔ مرحومہ ایک
بہترین منتظمہ اور بہترین مربی، قابل فخر، قابل رشک، اور نہایت صبر کرنے والی
خاتون تھی۔ اللہ تعالی ان کو تمام عورتوں کے لئے نمونہ بنائے اور ان کی بھرپور
مغفرت اور رحم فرمائے۔ آمین

مادر علمی

جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کرناٹک

و

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

جن کے فیض علمی سے اللہ تعالی نے مجھے چند سطور لکھنے کا لائق بنایا اللہ تعالی دعا ہے
کہ ان اداروں کے فیض کو عام کرے اور بدخواہوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین،أمابعد!

اللہ کی نافرمانی اوراس کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنا ہر بندۂ مومن کی اپنے رب سے وفاداری کا لازمی نتیجہ ہے۔وہ کام جواللہ کے غضب کا سبب ہیں اوراللہ کی رحمت سے دوری کا موجب ہیں اورآخرت ہی میں نہیں، بلکہ دنیا میں اللہ تعالی کے قہراورجلال کوبھڑکانے والے ہیں۔

باتوفیق مسلمان اوراہل ایمان ان تمام چیزوں سے بچے رہیں گے،ورنہ آخرت میں جوبھگتنا ہے وہ ظاہر ہے۔بعض ایسے گناہ بھی ہیں جس دنیا میں بھی حدود وتعزیرات عائد ہوتی ہیں اورآخرت میں اللہ کی نگاہ رحم سے دوری، جنت سے دوری اورجہنم میں داخلہ، شفاعت پیغمبر سے محرومی ان تمام ہلاکت کے اسباب کا اکھٹا کرنا ہے۔

نوجوان عالم دین مولانا محمد ضیاء الحق ندوی،اس اعتبار سے لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے اسپر قلم اٹھایا۔الحمد للہ یہ یہاں کے صلحاء اورصاحب نسبت بزرگ بانی جامعہ جناب حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب مدظلہ کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں ۔بحمد اللہ والد صاحب بھی بھٹکل کے پرانے فضلائے دیوبند میں سے ہیں اوروقتا فوقتا اہم مسائل پرقلم اٹھاتے ہیں۔**اللھم زد فزد.**

اس طرح ان کے قابل فخر فرزند کا اس اہم موضوع پرقلم اٹھانا نہ صرف قابل مبارکباد بلکہ آئندہ کے لئے بھی امید افزاء ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کاوش کوقبول فرمائے اورہم سبھوں کو مہلک وموبقات اورکبیرہ اورصغیرہ گناہوں سے حفاظت فرمائے۔آمین

عبدالعظیم قاضیا ندوی
(نائب قاضی جماعت المسلمین بھٹکل)

عرض مؤلف

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ وأصحابہ أجمعین۔

دینی کتب کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے یہ بات مخفی نہیں کہ قرآن وحدیث میں سیکڑوں جگہ حرام کاموں سے بچنے کی بہت ہی تاکید کی گئی ہے۔راقم الحروف کو اللہ تعالی نے دینی کتب کے مطالعے کرنے کا موقعہ میسر فرمایا تو مطالعے کے دوران بار بار حرام کاموں کا ذکر اوراس کے مرتکبین کا قسم قسم کے عذاب میں مبتلا ہونا اوراس کے نتیجے میں اللہ تعالی کا غضب وغصہ کا نازل ہونا جس کوایک حساس دل والے انسان کی قوت سامعہ سننے کو برداشت نہیں کرسکتی (اورجسم کانپتا اورلرز اٹھتا اور رونگٹے خوف کے مارے کھڑے ہوجاتے اوردل پھٹ جاتا) اس طرح کے واقعات سے گزرتا تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کے وہ مالک کی ناراضگی والے کاموں کو جان کر ان سے بچ کر مالک کی رضا وخوشنودی حاصل کرے اوراس کے نتیجے میں ہمیشہ کی آرام وراحت کی زندگی گذارے جس کا ہرانسان محتاج ہے۔

اللہ تعالی کے بھروسے پرحرام کردہ چیزوں کوتلاش کرنا شروع کیا اوراس میں سے کچھ اہم جس سے انسان کواکثر واسطہ پڑتا ہے اور بہت سارے مسلمان اس سے ناواقف ہیں اوراس کوحرام نہیں جانتے ان کا انتخاب کرکے بنام گناہ کبیرہ افادہ عام کے خاطر شائع کیا پھر جوں جوں لوگوں میں اس کا چرچا ہوا اور اس سے بچنے کا جذبہ پیدا ہوا تو بعض احباب کی طرف سے اس کوقرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل کے ساتھ ایک کتابی شکل دینے کی پیشکش کی گئی تا کہ عوام

الناس کوان کاموں کی قباحت اوران کے مرتکبین کوطرح طرح کہ عذابات میں مبتلا ہونے کی برائی معلوم ہوجائے تا کہ ان کاموں سے نفرت پیدا ہوجائے اور اس سے بچ کر مالک کی رضاوخوشنودی حاصل کی جاسکے۔

اللہ کے فضل وکرم سے یہ کام پائے تکمیل تک پہنچا اللہ تعالی سے دعا ہے اللہ تعالی اس کوقبول فرماکر میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اوران گناہوں سے مجھےاورتمام مسلمانوں کوبچاکراپنی رضاوخوشنودی نصیب فرمائے۔آمین

میں محترم ومکرم جناب مولانا عبدالعظیم صاحب قاضیا جامعی ندوی (نائب قاضی جماعت المسلمین بھٹکل) کاممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اپنے مقدمے سے میری تحریرکورونق بخشی اللہ تعالی ان کو جزائے خیرعطا کرے۔اس کے ساتھ رفیق محترم مولانا عبدالعلیم صاحب خطیبی جامعی ندوی (استاذ جامعہ اسلامیہ بھٹکل) کا بے حد ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اپنی مصروفیت کے باوجوداس سلسلے میں میرا مکمل تعاون کیا اللہ تعالی انھیں بھی جزائے خیردے۔اس کے بعدعزیزی مولوی حسن بن اشفاق گوائی جامعی اور برادرعزیز حافظ محمد اسجد کا بھی ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اس سلسلے میں میرا مکمل تعاون کیا اللہ تعالی ان کوبھی جزائے خیرعطا فرمائے۔آمین

محمد ضیاء الحق جامعی ندوی

سلمان آباد، بھٹکل

۲رشعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مطابق ۵رجولائی ۲۱۰ء

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ قادر مطلق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں پوری کائنات کا نظام اسی کے ہاتھ میں ہے، ہر چیز اسی کے قبضے قدرت میں ہے، اگر کوئی مسلمان ذرا برابر بھی اس کی باشاہت میں کسی کو شریک بنائے تو وہ مذہب اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔ ارشاد باری ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ أَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ) ﴿النساء:۴۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جسکے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دینگے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ) ﴿لقمان:۱۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک شریک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰاهُ النَّارُ) ﴿مائدہ:۷۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شریک قرار دیگا سو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ) ﴿الحج:۳۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ وہ آسمان سے گر پڑا ہو پھر پرندوں نے اس کی بوٹیاں نوچ لی

ہوں یا ہوا نے کسی دور دراز مقام پر لے جا کر اسے ڈال دیا ہو۔

﴿۱﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی بَكْرَةَ عَنْ أَبِیهِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ جَلَسَ وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا! وَ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ ﴿مسند أحمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن بیهقی﴾

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو تین کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں یا رسول اللہ! فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ سیدھی حالت میں بیٹھ گئے حالاں کہ آپ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر فرمایا: سنو! اور جھوٹ بات، راوی کہتے ہیں آپ ﷺ برابر تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہوتے۔

﴿۲﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَ أَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ) ﴿مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن بیهقی، شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں رسول اللہ نے کبائر کا تذکرہ فرمایا یا آپ سے کسی نے اس سلسلے میں دریافت کیا تو فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا پھر فرمایا کیا میں تم کو کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟

فرمایا: جھوٹی بات کرنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی فرمایا ۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَالْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الذَّنبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ اِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يُطْعِمَكَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ۔

﴿صحیح بخاری، مسند احمد، سنن ترمذی، ابو داود﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا اللہ کے نزدیک کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو معبود بنانا جب کے اس نے تمکو پیدا کیا ہے، میں نے کہا یہ بہت بڑا گناہ ہے، میں نے پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: اپنے لڑکے کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہو میں نے پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: اپنی پڑوسن کے ساتھ بدکاری کرنا۔

کسی کو دکھانے کے لئے کوئی کام کرنا

اللہ تعالی کسی چیز میں اپنے ساتھ کسی کی شرکت کو گوارہ نہیں کرتا کوئی بھی عبادت اگر محض اللہ کے لئے ہو وہ قبول ہے اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کرے اور بندے کو دکھانا مقصود ہو تو وہ عمل قبول نہیں ہوگا بلکہ اس پر وبال کا باعث ہوگا ۔ارشاد باری ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰي : فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا) ﴿الکھف: ۱۱۰﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰي : وَقَدِمْنَا اِلٰي مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا) ﴿الفرقان: ۲۳﴾

ترجمہ: اور انہوں نے (دنیا میں) جو عمل کئے ہیں ہم ان کو فیصلہ کرنے پر آئیں گے تو انہیں فضاء میں بکھرے ہوئے گرد وغبار (کی طرح بے قیمت) بنا دیں گے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰي: الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ) ﴿الماعون: ۶﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: وہ جو دکھلاوا کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰي : اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا) ﴿الدھر: ۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: ہم تو صرف اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔

﴿۱﴾ عَنْ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ)

﴿صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی، صحیح مسلم، مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو تو اللہ تعالی قیامت میں اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا اور جو اللہ کے لئے عمل کریگا تو اللہ تعالی اس کی جزا دے گا۔

﴿۲﴾ عَنْ سَعِيْدِ بِنِ فُضَالَةَ الانْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الاَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ يُنَادِيْ مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمَلَهُ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعالىٰ أحدا فلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰه اغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)

﴿ مسند احمد، سنن ترمذی،ابن ماجه ،شعب الایمان للبیهقي ،ابن حبان ﴾

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت سعید بن فضالہ انصاریؓ فرماتے ہیں کے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوے سنا: جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو قیامت کے دن جمع کریگا (جس میں کوئی شک نہیں) ایک پکارنے والا آواز دیگا جو شخص کسی نیک عمل میں اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرے وہ اس کا ثواب اسی کے پاس طلب کرے اللہ تعالیٰ تمام شرکاء سے بے نیاز ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَائَى رائَى اللّٰهُ بِهِ)

﴿صحیح مسلم،شعب الایمان للبیهقي ،المعجم الاوسط،کنز العمال،سنن نسائی،صحیح ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا اور جو اللہ کے لئے عمل کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔

تکبر کرنا

ساری بڑائی و کبریائی صرف اللہ رب العزت کے لئے خاص ہے، وہی مالک ہے اور کبر اسی کی صفات میں سے ہے، وہی سب سے بڑا ہے، اس کے علاوہ کوئی بڑائی اور کبریائی کے لائق نہیں ہے، وہ اپنے ساتھ کسی کی بڑائی و کبریائی گوارا نہیں کرتا، کبر کی تعریف حدیث میں یوں بیان کی گئی ہے (حق بات کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا)۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ : اِنَّهُ لَايُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک وہ نہیں پسند کرتا غرور کرنے والوں کو۔

قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ) ﴿المومن ۶۰﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالىٰ: وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا) ﴿لقمان: ۱۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور زمین پر اترا کر، اکڑ کر نہ چل۔

قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ) ﴿لقمان: ۱۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو پسند نھیں فرماتا۔

﴿۱﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبرٍ) ﴿مسند احمد،صحیح مسلم، سنن ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جھنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہوگا اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرا برابر بھی تکبر ہوگا۔

﴿۲﴾ **عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وأَبِی هُرَیْرَةؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْعِزُّ اِزَارُهُ وَالْكِبْرِیَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ یُنَازِعُنِی عَذَّبْتُهُ)**

﴿صحیح مسلم،صحیح ابن حبان،الا حکام الشرعیة﴾

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوھریرہ دونوں فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑائی اس کی ازار ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے جو اس کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔

﴿۳﴾ **عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِیِّؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ،كُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍ ،جَوَّاظٍ، مُسْتَكْبِرٍ۔**

﴿صحیح بخاری،سنن ترمذی، صحیح مسلم، مسند احمد،سنن ابی داود ،سنن ابن ماجه،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت حارث بن وھب خزاعیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو جنت والے کی نشانی بتاؤں؟ ہر کمزور،لوگ بھی اس کو کمزور سمجھے اگر وہ اللہ پر قسم کھائے تو اللہ تعالی اس کی قسم پورا کردے،کیا میں تم کو جھنم والا نہ بتاؤں؟ ہر سخت دل،ظالمانہ مزاج والا،متکبر۔

﴿۴﴾ **عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیٌٔ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ** ﴿سنن ابن ماجه،مسند احمد ،سنن نسائی ،سنن ترمذی﴾

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی موت کے وقت تین چیزوں سے پاک ہوگا، کبر،خیانت اور قرض وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ظلم کرنا

ظلم کی تعریف مختلف جگہوں پر مختلف الفاظ سے کی گئی ہے،اصلاً ظلم کے معنی یہ ہے (وضع الشئی علی غیر محله) جو چیز جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے مقصد کے لئے اس کو استعمال کرنا مثلاً کسی کا حق مارنا کسی پر ناحق ظلم کرنا وغیرہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ) ﴿ابراهیم:۴۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور جو کچھ یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں اس سے خدا تعالی کو بے خبر مت سمجھ ان کو صرف اس دن تک مہلت دے رکھی ہے جس میں ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ)

﴿الشوری:۴۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: الزام تو ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں (دوسرے) لوگوں پر۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ)

﴿الشعراء:۲۲۷﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور اب معلوم کرلیں گے ظلم کرنے والے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی: وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ) ﴿ھود:۱۰۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور ایسے ہی ہے پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے بستیوں کو اور وہ ظلم کرتے ہوتے ہیں بیشک اسکی پکڑ دردناک ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی: وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ

﴿ھود: ۱۱۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے اور مت جھکو انکی طرف جو ظالم ہیں پھر تم کو لگے گی آگ۔

﴿۱﴾ عَنْ اِبْنِ عَمَرؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا الظُّلْمَ فَاِنَّہٗ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ)

﴿مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، شعب الایمان للبیھقی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ظلم سے بچو بیشک ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔

﴿۲﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوْا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاتَّقُوْا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ)

﴿صحیح مسلم، الادب المفرد، شعب الایمان، سنن بیھقی، المعجم الاوسط﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو بیشک ظلم قیامت کے اندھیروں کا سبب ہوگا اور بخل وحرص سے بچو

اس لئے کہ حرص نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا اور اسی چیز نے ان کو خون ریزی پر ابھارا اور اسی وجہ سے انھوں نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیا۔

﴿۳﴾ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ)

﴿صحیح مسلم، صحیح بخاری، مسند احمد، مسند بزار، مسند ابی یعلی، تھذیب الاثار، سنن بیھقی﴾

ترجمہ: حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو ایک بالشت زمین بھی زبردستی حاصل کرے گا تو اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

بات چیت منقطع کرنا

بغیر کسی شرعی سبب کہ صرف دنیاوی دشمنی وعداوت کی بناء پر کسی مسلمان سے بات چیت نہ کرنا اور تعلقات کو منقطع کرنا شریعت میں گناہ عظیم ہے اور ایسے شخص کو اللہ کی مغفرت سے دور قرار دیا گیا ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا ھِجْرَۃَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)

﴿مسند احمد، صحیح مسلم، شعب الایمان للبیھقی، الاحکام الشرعیۃ، مسند بزار، سنن بیھقی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلق مت رکھو جو تین دن سے زیادہ قطع تعلق کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ ھٰذَا وَیَصُدُّ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۔

﴿مسند احمد،سنن ابی داؤد ،صحیح مسلم ،سنن ترمذی ،صحیح بخاری﴾

ترجمہ: حضرت ابوایوبؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے اس طور پر کہ دونوں ملے اور ایک ادھر منھ موڑے دوسرا ادھر منھ موڑے ان دونوں میں وہ بہتر ہے جو سلام میں پہل کرے۔

﴿۳﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَاتَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ)

﴿ابوداؤد، صحیح بخاری،مسند احمد ، صحیح مسلم ،شعب الایمان للبیہقی ،الادب المفرد،المعجم﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے دشمنی اختیار نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوجاو، ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق اختیار کرے۔

﴿۴﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَایَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ) ﴿صحیح مسلم﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن

سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

﴿۵﴾ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ فَاِنْ کَانَ تَعَادُوْا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاِنَّھُمَا نَاکِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَ عَلٰی صَرَامِھِمَا)

﴿مسند احمد،شعب الایمان للبیہقی،الفتح الربانی،الادب المفرد،مسند الطیالسی ،صحیح ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ھشام بن عامرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کے وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے، اگر ان پر تین دن گزر جائیں تو (جب تک وہ دونوں اپنی اسی حالت میں رہیں گے دین سے ہٹے ہوئے شمار کئے جائیں گے)

بدگمانی کرنا

شریعت میں محض شک اور احتمال کی بنا پر کسی کے متعلق غلط فیصلہ قائم کرنے کو بدگمانی کہتے ہیں، شریعت میں اس کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَایَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا)

﴿الحجرات: ۱۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والوں بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو کسی کا اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ)

﴿مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے جھوٹی گفتگو ہے۔

فساد کی نیت سے بات کو پھیلانا

کسی کے متعلق اس نیت سے کوئی بات دوسروں تک پہونچانا تا کہ اس کی وجہ سے دونوں میں دشمنی پیدا ہو جائے شریعت نے اس طرح کرنے والوں کو بدترین قرار دیا ہے اور اس سے سختی کے ساتھ روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَ لَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ)

﴿القلم: ۱۰، ۱۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تو کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مان جو زیادہ قسمیں کھانے والا، بے وقار، کمینہ، عیب گو اور چغل خور ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ) ﴿همزه: ۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑی خرابی ہے ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔

﴿۱﴾ عَنْ حُذَیْفَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ) ﴿مسند احمد، سنن ترمذی، سنن ابی داود، صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند بزار﴾

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

﴿۲﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضَّ قَالَ هِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ وَ اِنَّ مُحَمَّدًا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ یَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَ یَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا)

﴿مسند احمد، مسلم، سنن الکبری للبیهقی، معرفة السنن و الآثار، معجم الاوسط، دارمی، شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ عضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ چغل خوری ہے جو لوگوں کے درمیان پھیلائیں جاتی ہے اور محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیشک آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ وہ سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَ مَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلٍ قَالَ وَکِیْعٌ مِنْ بَوْلِهِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَه

﴿مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه، ابن خزیمه، ابن حبان، دارمی، مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا ہے، ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا، دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا

جھوٹ بات کرنا

کسی حقیقی واقعہ کے واقع ہونے کے باوجود اس سے انکار کرنا یا لاعلمی ظاہر کرنا یا کسی مسئلہ میں حقیقت کے خلاف بات کرنا جھوٹ کہلاتا ہے۔ شریعت نے اس گندی خصلت سے سختی کے ساتھ روکا ہے اور اس کو آگ کی طرف لے جانے والا قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی :فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ) ﴿ال عمران:۶۱﴾

ترجمہ:اللہ تعالی فرماتا ہے:اورجھوٹوں پراللہ کی لعنت ڈالدیں گے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی :اِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ)

﴿المؤمن:۲۸﴾

ترجمہ:اللہ تعالی ایسے شخص کومقصود تک نہیں پہنچاتا جوحد سے گزرنے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی :وَ يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿مجادلہ:۱۴﴾

ترجمہ:اللہ تعالی فرماتا ہے:منافقین کی مذمت میں)وہ جان بوجھ کرجھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

﴿۱﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِيَّاكُمْ وَ الْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرِ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا) ﴿ مسند احمد، بخاری،مسلم ،ترمذی ،ابو داود ، شعب الایمان ، الفتح الربانی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ سے بچو بیشک جھوٹ گمراہی کی طرف لے جاتا ہےاور گمراہی آگ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتے رہتا ہےاوراس کے درپے رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے پاس جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِهِ وَ الْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ ۔

﴿ بخاری ، مسند احمد،ترمذی ،ابو داود ،ابن ماجه ،نسائی،ابن حبان،بزار،بیهقی ،شرح السنه ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص جھوٹ بولنا اور اس پرعمل کرنا اور جاہلانہ عمل نہ چھوڑے تو اللہ کواس کی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمروٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)

﴿مسند احمد ، صحیح بخاری ،صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی،مستخرج أبی عوانة﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشادفرمایا: چار چیزیں جن میں ہوں وہ خالص منافق ہےاوراگران میں سے ایک خصلت کسی میں ہوتواس میں نفاق کی ایک علامت موجود ہے جب تک وہ اس خصلت کو نہ چھوڑ دے، جب بات کرے جھوٹ بولےاور جب وعدہ کرے پورا نہ کرےاور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

﴿۴﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَ اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ)

﴿ مسند احمد،صحیح بخاری،صحیح مسلم،سنن،ترمذی ،سنن نسائی،شعب الایمان للبیهقی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں ،جب بات کرے تو جھوٹ بولے ،جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے،اور جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

﴿۵﴾ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَا ثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَ كِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَا بٌ اَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَ خَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْمُسْبِلُ اِزَارَه وَ الْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)

﴿مسند أحمد، صحيح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابی داود﴾

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے ساتھ اللہ تعالی نہ بات کرینگے اور نہ ان کو پاک کرینگے اور ان کو دردناک عذاب دینگے میں نے کہا وہ لوگ خسارے اور گھاٹے میں ہیں، وہ کون ہیں؟ آپ نے اس کو تین مرتبہ دوہرایا اور فرمایا: اپنے پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے سودا فروخت کرنیوالا، اور احسان جتانے والا۔

﴿۶﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَ تَيْنِ وَ لَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اِسْتَمَعَ اِلَى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَه كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْه صُبَّ فِیْ اُذُنِيْهِ اَلْآ نُكُ يَوْ مَ الْقِيَا مَةِ وَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَ كُلِّفَ أَنْ يَنفُخَ فِيْهَا وَ لَيْسَ بِنَاَ فِخٍ)

﴿صحیح بخاری، سنن ابن ماجه، شرح السنة، المعجم الكبير للطبرانی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوے سنا: جو ایسے خواب کو دیکھنے کا دعوی کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو تو اس کو جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ہرگز نہیں

کر سکے گا، اور جو کان لگا کر ایسے لوگوں کی بات سنے جو اسے ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن ان کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا یا تکلیف دی جائے گی کہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح نہیں ڈال سکے گا۔

چوری کرنا

کسی کی کوئی چیز اس کی اطلاع اور اجازت کے بغیر اپنے قبضے میں لے لینا چوری کہلاتا ہے۔ شریعت نے اس سے سختی سے روکا ہے اور ہاتھ کاٹنا ایسے شخص کی سزا مقرر کی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَاَ كَسَبَا نَكَالا مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) ﴿المائدہ:۳۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور چوری کرنیوالے مرد اور چور کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو سزا میں ان کی کمائی، یہ تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا۔

﴿۱﴾ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَزْنِي حِيْنَ يَزْنِيْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ حِيْنَ يَشْرَبُهَاَ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَغُل حِيْنَ يَغُل وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

﴿مسند احمد، بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، ابن ماجه، نسائی، شعب الايمان، ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور زنا کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور شراب پیتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور خیانت کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

﴿مسند احمد، سنن نسائی ،صحیح بخاری،صحیح مسلم،ابن ماجه,ابن حبان،سنن بیهقی﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے چور پرلعنت فرمایا ہے چور انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَايَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ)

﴿صحیح بخاری،سنن نسائی ،تهذیب الآثار للطبری،معجم الکبیر للطبرانی،مسند بزار﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا زنا کی حالت میں مومن نہیں رہتا اور نہ چوری کرنے والا چوری کر تے وقت صاحب ایمان رہتا ہے۔

زنا کرنا

اپنی شرعی بیوی کے علاوہ اپنی نفسانی خواہشات کو کسی دوسرے سے پوری کرنا زنا کہلاتا ہے۔ کتاب وسنت میں اس گندے فعل کو فحش اور بدکاری قرار دیا گیا ہے اور اس کی سخت سزا دنیا ہی میں مقرر کی گئی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَآءَ سَبِيْلًا) ﴿بنی اسرائیل:۳۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: خبردار زنا کے قریب مت پھٹکنا بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات اور بہت ہی برا راستہ ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ ﴿الفرقان: ۶۸, ۶۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو نہیں قتل کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہو مگر حق کے ساتھ اور نہ زنا کرتے اور جو کوئی ایسا کام کرے گا وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائیگا اور ذلت وخواری کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا مگر جنھوں نے توبہ کیا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) ﴿النور: ۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ہر ایک کو دونوں میں سے سو درے اور نہ کرو تم ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور دیکھیں ان کا مارنا کچھ مسلمان۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَسْرَقُ حِيْنَ يَسْرَقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَزْنِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَغُلُّ حِيْنَ يَغُلُّ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

﴿مسند احمد ،سنن نسائی،صحیح بخاری،ابن ماجه،شعب الایمان للبیهقی ،ترمذی ،صحیح مسلم﴾

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چوری کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور زنا کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور شراب پیتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور خیانت کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنْ وَ لَايَسْرُقْ حِيْنَ يَسْرِقْ وَ هُوَ مُؤْمِنْ وَلَا يَشْرَبِ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبْ وَ هُوَ مُؤْمِنْ وَ لَا يَقْتُلْ وَ هُو مُؤْمِنْ) ﴿ سنن نسائی ،صحیح بخاری﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور زنا کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور شراب پیتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور خیانت کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰه اِبْنِ مَسْعُوْدٌؓ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم أَىُّ ذَنْبٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَك اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٍ ثُمَّ أَىُّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَتَكَ اَنْ يَطْعَمَكْ مَعَكَ) قُلْتُ ثُمَّ أَىُّ قَالَ اَنْ تُزْنِي بِحَلِيْلَةِ جَارِكْ (يَعنِى زَوْجَةُ جَارِكْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ الها آخَر)

﴿بخاری ،مسلم، ابو داود ، ترمذی ،نسائی،احمد،شعب الایمان ، ابی یعلی،مسند بزار ،ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سے سوال کیا کونسا گناہ بڑا ہے؟ اللہ کے نزدیک فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو معبود بنانا جب کہ اس نے تم کو پیدا کیا میں نے کہا یہ بہت بڑا ہے میں نے کہا پھر کونسا؟ فرمایا: تمھارا اپنے لڑکے کو کھلانے کے ڈر سے قتل کرنا، میں نے کہا پھر کونسا؟ فرمایا: اپنے پڑو

سن کے ساتھ بدکاری کرنا پھر اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس کی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی ﴿ و الذین لا یدعون مع اللہ الہ آخر ﴾

﴿٤﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلَ عَمَلَ لُوْطِ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِل وَ الْمَفْعُوْل بِهِ)

﴿ ترمذی ،ابو داود ،ابن ماجہ،مسند احمد،نسائی،مسند ابی یعلی،دار قطنی،سنن بیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم قوم لوط والا کام کرتے (یعنی مرد مرد کے ساتھ اپنی خواہشات پوری کرتے) دیکھو تو دونوں کو قتل کرو۔

شراب پینا

ہروہ چیز جو ناپاک گندی اور نشہ لانے والی اور جسم کو نقصان پہنچانے والی ہو شریعت نے اس کو استعمال کرنے سے شدت کے ساتھ روکا ہے۔انھیں چیزوں میں شراب ہے جو آدمی کو برباد کرنے والی ہے اس کے پینے پر دنیا ہی میں سزا مقرر فرمائی گئی ہے۔ارشاد باری ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) ﴿المائدہ : ۹۰, ۹۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اے ایمان والوں یہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل دور رہو تا

کہ تم نجات پاؤ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تم میں دشمنی اور بغض ڈالدے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے سواب بھی تم باز آؤ گے۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَزْنِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرُ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَغُلُّ حِیْنَ یَغُلُّ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ)

﴿مسند احمد، بخاری، نسائی، مسلم، ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقی، الفتح الربانی، ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور زنا کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور شراب پیتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور خیانت کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ یَتُوْبَ)

﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابن ماجه، سنن ابی داود، شعب الایمان للبیهقی، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں شراب نہیں پیے گا ہاں البتہ وہ اس سے توبہ کرلے تو اور بات ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَزْنِی الْعَبْدُ حِیْنَ یَزْنِیْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَایَقْتُلُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ)

﴿صحیح بخاری، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور زنا کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور شراب پیتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے اور خیانت کرتے وقت ایمان اٹھ جاتا ہے۔

والدین کی نافرمانی کرنا

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں کئی جگہ اپنی اور رسول کی اطاعت کے ساتھ والدین کی اطاعت وفرماں برداری پر بہت زور دیا ہے اور نافرمانی کو شرک کے بعد بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا) ﴿بنی اسرائیل:۲۴،۲۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور تیرے رب نے حکم کردیا ہے بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرا اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بوڑھاپے کو پہنچ جاوئے سو ان کو کبھی اف بھی مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکانا اور ان سے خوب ادب سے بات کر اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمایئے جیسا انھوں نے مجھکو بچپن میں پالا پرورش کیا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ) ﴿لقمان:۱۴﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا اخیر میرے ہی پاس آنا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی: وَاعْبُدُوْا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا) ﴿نساء: ۳۶﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اللہ کی عبادت کیا کر اور اس کے ساتھ کسی کو ذرا برابر شریک مت کیا کر اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کر۔

﴿۱﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْکَبَائِرْ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْکَبَائِرْ فَقَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرْ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ)

﴿صحیح مسلم، صحیح بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیھقی، مسند احمد، ترمذی، بیھقی﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبائر کا ذکر کیا یا آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا پھر فرمایا کیا میں تم کو کبیرہ گناہ بتاوں فرمایا جھوٹ بات کرنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔ شعبہ کہتے ہیں میرا زیادہ گمان یہ ہے آپ نے جھوٹی گواہی فرمایا۔

﴿۲﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَؓ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ جَلَسَ وَ کَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ

سَکَتَ ﴿صحیح بخاری، مسلم، ترمذی، تھذیب الاثار للطبری، الطحاوی، بیھقی، الادب المفرد﴾

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو تین کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں یا رسول اللہ! فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ سیدھی حالت میں بیٹھ گئے حالاں کہ آپ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر فرمایا سنو! اور جھوٹ بات کرنا، راوی کہتے ہیں آپ ﷺ برابر تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہوتے۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْبَرُ الْکَبَائِرْ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ) ﴿مسند احمد، سنن نسائی، صحیح بخاری، الایمان لابن مندہ﴾

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جھوٹی قسم کھانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور قتل کرنا۔

﴿۴﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ ھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَ یَشْتِمُ اُمَّہٗ فَیَشْتِمُ اُمَّہٗ)

﴿مسند احمد، شعب الایمان للبیھقی، ابن حبان، سنن ترمذی، بخاری، مسلم﴾

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دیدے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے

رسول! کیا آدمی اپنے والد کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو یہ بھی اس کے والد کو گالی دیتا ہے اس طرح یہ اس کی ماں کو گا دیتا ہے تو دوسرے بھی اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

﴿۵﴾ عَنْ الْمُغَیْرَ ۃِؓ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قالَ: اِنَّ اللّٰہ حَرَّ مَ عَلَیْکُمْ عُـقُـوْ قَ الْاُ مَّھَا تِ وَ مَنْعَ وَھَا تِ وَوأ دِالْبَنَا تِ وَ کَرِ ہَ لَکُمْ قِیْلَ وَ قَا لَ وَ کَثْرَۃَ السُّوَ ا لِ وَ اِضَاعَۃَ الْمَا لِ)

﴿صحیح بخاری ،مسند احمد،سنن بیھقی،صحیح مسلم،شعب الا یمان للبیھقی،مستخرج ابی عوانہ﴾

ترجمہ: حضرت مغیرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے ماوؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اسی طرح بحث ومباحثہ کرنا فضول سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا اللہ کو ناپسند ہے۔

جھوٹی گواہی دینا

واقعہ کے خلاف کسی بات کا اقرار کرنا سخت گناہ ہے خواہ کسی مسلمان کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، اس فعل کو شرک کے برابر کہا گیا ہے۔

قال اللّٰہ تعا لی : وَ الَّذِ یْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْر) ﴿الفرقان : ۷۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

قال اللّٰہ تعا لی : وَ اجْتَنِبُوْ ا قَوْلَ الزُّوْر) ﴿الحج: ۳۰﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور بچتے رہو جھوٹی بات سے۔

قال اللّٰہ تعا لی : اِنَّ اللّٰہ لَا یَھْدِ يْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّا بٌ)

﴿المومن :۲۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اللہ تعالی ایسے شخص کو مقصود تک نہیں پہونچا تا جو حد سے گذرنے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔

﴿۱﴾ عَـنْ اَنَسِ بْنِ مَا لِکٍؓ قَالَ ذَکَرَ رَ سُوْ لُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْکَبَائِرْ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْکَبَائِرْ فَقَا لَ الشِّرْ کُ بِا للّٰہِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ عُقُوْ قُ الْوَا لِـدَیْنِ فَقَا لَ اَ لَا اُ نَبِّئُکُمْ بِاَ کْبَرِالْکَبَا ئِرْ قَا لَ قَوْ لُ الزُّوْرِ اَوْ قَـالَ شَھَـا دۃُالـزُّوْرِ قَـا لَ شُـعْبَۃُ وَ اَکْثِرُ ظَنِّي اَ نَّہُ قَا لَ شَھَا دَ ۃَ الزُّوْرِ) ﴿ صحیح بخا ری ،صحیح مسلم ،الطحا وی ،سنن بیھقی ،سنن نسا ئی﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کا تذکرہ فرمایا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا پھر فرمایا: میں تم کو بڑے گناہ بتاوں؟ فرمایا جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا، شعبہ کہتے ہیں میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی فرمایا۔

﴿۲﴾ عَـنْ عَبْـدِ الـرَّ حْـمنِ بْـنِ اَ بِـیْ بَـکْـرَ ۃؓعَنْ اَبِیْـہِ قَا لَ :قَا لَ الـنَّبِـیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَ لَا اُ نَبِّئُکُمْ بِاَ کْبَرِالْکَبَا ئِرْ ثَلَا ثا قَا لُوْ بَلَي یَا رَ سُوْ لَ قَـا لَ اَلْاِ شْـرَ اکُ بِـا للّٰہِ وَ عُقُوْ قُ الْوَ ا لِدَ یْنِ وَجلَسَ وَ کَانَ مُتَّکِئَا فَـقَـا لَ اَلَا وَ قَـولُ الـزُّ وْرِ قَـالَ فَـمَـا زَ الَ یُـکَرِّرُھَاحَتّی قُلْنَا لَیْتَہُ سَکَتْ۔

﴿صحیح بخاری ، مسلم ,تر مذی ،تھذیب الاثا ر للطبر ی ،الطحا وی ،البیھقی ،الا د ب المفرد﴾

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو تین کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا

ضرور بتائیں یارسول اللہ! فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ سیدھی حالت میں بیٹھ گئے حالاں کہ آپ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر فرمایا: سنو اور جھوٹ بات راوی کہتے ہیں آپ ﷺ برابر تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہوتے۔

﴿۳﴾ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكَ الْاَسَدِيِّ ؓ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ﴿الحج: ۳۰﴾

﴿سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داود، شعب الایمان، مسند احمد، سنن بیہقی﴾

ترجمہ: حضرت خریم بن فاتک اسدیؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ صبح کی نماز سے فارغ ہوکر کھڑے ہوگئے پھر فرمایا: کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کے برابر کردی گئی ہے تین مرتبہ یہ بات دوہرائی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (واجتنبوا قول الزور حنفاء للّٰہ غیر مشرکین بہ)

میدان جنگ سے بھاگنا

جنگ کے میدان سے اس وقت بھاگنا جب کفار کے ساتھ گھمسان کی لڑائی چل رہی ہو حق و باطل کے درمیان لڑائی زوروں پر ہو اس وقت اسلامی لشکر سے بھاگنا اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرنا سخت گناہ ہے اور اس پر جہنم کی وعید ہے نیز شریعت میں اس کو منافقوں کی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ

الْمَصِيْرُ ﴿الانفال: ۱۶﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو شخص ان سے اس موقع پر پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿الانفال: ۴۵﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو جب تم کو کسی جماعت سے مقابلہ کا اتفاق ہوا کرے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا خوب کثرت سے ذکر کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہوجاو۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ فَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوْهُ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَفِرَارُ يَوْمَ الزَّحْفِ ﴿مسند احمد، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں آئے کہ اس نے اللہ کی عبادت کی ہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، نماز قائم کیا ہو، زکاۃ ادا کیا ہو، رمضان شریف کے روزے رکھا ہو اور کبیرہ گناہوں سے بچا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا کبائر کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، کسی مسلمان کو ناحق قتل

کرنا اور میدان جنگ سے بھاگنا۔

﴿۲﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ)

﴿صحیح بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیھقی، ابو داود، بیھقی، مستخرج ابی عوانه، صحیح مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، پوچھا یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیموں کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا، اور پاکدامن بھولی بھالی عورت پر زنا کا الزام لگانا۔

رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات توڑنا

والدین کی طرف سے جو رشتہ منسوب ہوتا ہے اس رشتے کو بغیر کسی شرعی عذر کے دنیاوی اغراض و دشمنی کے خاطر توڑنے والوں پر اللہ و رسول کی لعنت اور غضب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

﴿النساء: ۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطے سے سوال کرتے ہو آپس میں اور خبردار رہو قرابت والوں سے)۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ) ﴿محمد: ۲۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی گئی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ) ﴿الرعد: ۲۰ ۲۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو اور نہیں توڑتے اس عہد کو اور وہ لوگ جو جوڑتے ہیں اس کو جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ڈرتے رہتے ہیں اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہیں برے حساب کا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ) ﴿البقرۃ: ۲۷﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو لوگ توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے رہتے ہیں ان چیزوں کو جس کو اللہ نے حکم دیا جوڑنے کا اور فساد مچاتے رہتے ہیں زمین میں ایسے لوگ خسارے میں ہیں۔

﴿۱﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ) ﴿سنن ترمذی، صحیح مسلم، صحیح بخاری، ابوداود﴾

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

﴿۲﴾ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ) ﴿صحیح مسلم، صحیح بخاری، مسند ابی یعلی، شعب الایمان، شرح السنة﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اور کہتا رہتا ہے جو مجھے ملائے گا اللہ اس کو ملائے اور جو مجھے توڑے گا اللہ اس کو توڑے گا۔

﴿۳﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُه وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُه)

﴿صحیح بخاری، مسند احمد، الادب المفرد، ابن حبان، مسند بزار، المعجم الاوسط، الطبرانی الکبیر﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد: فرمایا رحم رحمان کا ایک حصہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جو تجھ سے ملائے گا میں اس کو ملاوں گا اور جو تجھ کو توڑے گا میں اس کو توڑوں گا۔

﴿۴﴾ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا اَلْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَةً الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ) ﴿سنن ابن ماجه، شرح مشکل الآثار، مسند اسحاق بن راهویه﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثواب کے اعتبار سے سب سے زیادہ خیر کو کھینچنے والی چیز نیکی اور صلہ رحمی ہے اور سزا کے اعتبار سے شر کو کھینچنے والی چیز سرکشی اور قطع رحمی ہے۔

ایک دوسرے کے خلاف دوطرفہ بات کرنا

فساد اور دشمنی کی بناء پر کسی مسلمان کے خلاف بات کو ایک دوسرے تک پھیلانا اور اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرنا اور دونوں کے درمیان فساد برپا کرنا شریعت نے اس ناپاک حرکت سے سختی سے روکا ہے ایسے شخص کو بدترین شخص فرمایا ہے اور جہنم کی وعید سنائی ہے۔ صحابی رسول روایت کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍؒ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ لِسَانَيْنِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ﴿مساوی الأخلاق، المعجم الکبیر للطبرانی﴾

ترجمہ: حضرت سلمہ بن کھیلؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت جندبؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس کا دو چہرہ ہوگا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی دو زبان بنائیگا۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ اَلَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)

﴿مسند احمد، ترمذی، ابو داود، بخاری، شعب الایمان، ابن أبی شیبه، الادب المفرد، شرح السنه﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لوگوں میں بدترین لوگ دو چہرے والے ہیں جو ایک طرف ایک چہرے سے آتے ہیں دوسری طرف دوسرے چہرے سے آتے ہیں۔

﴿۳﴾ عَنْ عَمَّارٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ)

﴿سنن ابی داود، شعب الایمان للبیهقی، مسند ابن أبی شیبه﴾

ترجمہ: حضرت عمارؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا دنیا میں دو چہرا ہوگا قیامت میں اس کے لئے آگ کی دو زبانیں ہونگی۔

کسی کو ناحق قتل کرنا

کسی مسلمان کو ناحق دنیاوی دشمنی وعداوت کی بناء پر کسی بھی طریقے سے جان سے مارنا گناہ عظیم ہے اور تمام لوگوں کو قتل کرنے کی طرح ہے اس کی سزا قاتل کو قتل کرنا ہے اور اللہ کی طرف سے جھنم کی وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :وَمَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَا ئُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا) ﴿النساء :۹۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے، پڑا رہے گا اس میں ہمیشہ اور اس پر اللہ غضبناک ہونگے اور اس کو اپنی رحمت سے دور کرینگے اور اس کے لئے بڑی سزا کا سامان کرینگے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا) ﴿المائدہ: ۳۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسی سبب سے لکھ دیا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلاعوض جان کے یا فساد کرنیکے زمین میں تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا سب لوگوں کو

﴿ ۱ ﴾ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبِ الْاَنْصَارِیِّؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَآءَ یَعْبُدُ اللّٰهَ لَا یشرك بِی اللّٰه بِهٖ شَیْئًا وَ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتِی الزَّكٰوۃَ وَ یَصُوْمُ رَمْضَانَ وَ یَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ فَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَ سَاَلُوْهُ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَ فِرَارُ یَوْمِ الزَّحْفِ) ﴿مسند احمد ، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، نماز قائم کرتا، ہوز کاۃ ادا کرتا ہو، رمضان شریف کے روزے رکھتا ہو اور کبائر سے بچتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے پوچھا کبائر کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، مسلمان کو جان سے مارنا اور میدان جنگ سے بھاگنا۔

﴿ ۲ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمْ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًا وَ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَیُّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَطْعَمَ مَعكَ قَالَ ثُمَّ اَیُّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارَكَ)

﴿مسند احمد ، بخاری ،صحیح مسلم،سنن تر مذی،سنن ابی داود، سنن نسائی ،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو معبود بنانا جب کہ وہ تمہارا خالق ہے پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: تمہارا اپنے بیٹے کو کھلانے کے ڈر

سے قتل کرنا پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: اپنی پڑوسن کے ساتھ زنا کرنا۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُقْضَی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ الدِّیْمَاءِ)

﴿ مسند احمد ،صحیح بخاری ،صحیح مسلم ، سنن ترمذی ﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلا فیصلہ خون کے بارے میں ہوگا۔

احسان کر کے جتلانا

کسی کو کوئی چیز دے کر یا کسی کی مدد کر کے اس کو دوسروں سے کہنا اور اس کا بار بار تذکرہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ اللہ اور اس کے رسول نے اس سے منع کیا ہے اور اس طرح کے سلوک سے انسان کا اپنا کیا ہوا عمل بھی باطل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَا یُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ الَا تُبْطِلُوْ اصَدَ قَا تِکُمْ بِا لْمَنِّ وَ الْاَذٰی کَا لَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَاءَ النَّاسِ ﴿البقرۃ:۲٦٤﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والوں تم احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے کی غرض سے ۔

﴿۱﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :لَا یَدْ خُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّا نٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)

﴿ سنن نسائی،مسند احمد،الطیالسی،تھذیب الاثار للطبری ،مساوی الاخلاق،التوحید لابن خزیمہ﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلَا ثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَ کِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فَقَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْذَرٍ خَابُوْ ا وَخَسِرُوْ ا خَابُوْ وَ خَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِا لْحَلَفِ الْکَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَائَہٗ ﴿نسائی،احمد ،ترمذی ، مسلم،سنن ابی داود﴾

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی سے اللہ تعالیٰ قیامت میں نہ بات کرے گا اور نہ دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا حضرت ابوذؓ نے فرمایا وہ لوگ ہلاک اور برباد ہوے فرمایا پائجامہ کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا، اور جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنا سودا بڑھانے والا اور احسان جتانے والا۔

﴿۳﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ صَاحِبُ خُمْسٍ، مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا مُوْمِنٌ بِسِحْرٍ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا کَاھِنٌ وَلَا مَنَّانٌ ﴿مسند احمد ،صحیح ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جو ٹیکس وصول کرنے والا ہو، شراب کا عادی ہو، رشتہ داری کو توڑنے والا، کاھن اور احسان جتانے والا۔

وعدہ خلافی کرنا یا معاہدے کو توڑنا

کسی بھی معاملے کو طئے کرنے کے بعد اس سے ہٹنا یا اس کو پورا نہ کرنا گناہ عظیم ہے۔اس پر جہنم کی وعید آئی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :وَ أوْفُوْ ا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلَا)

﴿بنی اسرائیل :۳٤﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتاہے: اپنے عھد کو پورا کرو بیشک عھد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی : يٰاَ يُّهَا الَّذِ يْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِا لْعُقُوْدِ ﴿المائدہ :۱﴾

ترجمہ:اللہ تعالی فرماتاہے:اے ایمان والو پورا کرو عہدوں کو۔

﴿۱﴾ عَـنْ اَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍؓ قَالَ : مَا خَطَبَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ اِلا قَالَ :لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا أمَا نَةَ لَهُ وَ لَا دِيْنَ لِمنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔

﴿مسند احمد، ابن حبان ،بیہقی،ابو داود﴾

ترجمہ:حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم کو ایک خطبے میں فرمایا: جس میں امانت داری نہ ہو اس میں ایمان نہیں ہے اور اس دین کا اعتبار نہیں جس میں عھد و پیماں نہ ہو۔

﴿۲﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَا صِؓ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أرْ بَع مَنْ كُنَّ مُنَا فِقا أوْ كَا نَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْاَ رْ بَع كَا نَتْ فِيْـهِ خَـصْـلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتىَّ يَدَ عَهَا اِذَا حَدَّ ثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ أخْلَفَ وَ اِذَا عَا هَدَ غَدَرَ وَ اِذَا خَا صَمَ فَجَرَ)

﴿مسند احمد ،شعب الایما ن، بخاری، مسلم﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے یا ان چاروں میں سے ایک خصلت کسی میں ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے کوئی، معاھدہ کرے تو دھوکا دے اور جب جھگڑنے لگے تو گالی دے۔

﴿۳﴾ عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَ اءُ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ فَقَالَ هَذِهِ غَدِرَةُ فُلَان)

﴿مسند احمد،صحیح بخاری، مسلم،سنن ابن ماجہ ، شعب الا یما ن للبیھقی ،الطبرنی،ابن حبان﴾

ترجمہ :حضرت عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لئے جھنڈا کھڑا کردیا جائے گا کہا جائیگا اس نے فلاں بن فلاں کو دھوکا دیا ہے۔

﴿٤﴾ عَـنْ اِبْـنِ عُـمَـرَؓ قَـالَ: قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْـنَ وَ الْا خِـرِ يْـنَ يَـوْمَ الْـقِيَا مَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءُ فَقِيْلَ هَذِهِ غَدْرَةُ بِنْ فُلَان) ﴿ صحیح مسلم،مسند احمد،مسند بزار،ابی عوانہ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی قیامت کے دن اولین اور آخرین کو جمع کریگا تو ہر دھوکے باز کے لئے جھنڈا کھڑا کردیا جائے گا کہا جائیگا اس نے فلاں بن فلاں کو دھوکا دیا ہے۔

حسد کرنا

دوسرے کی خوش حالی اور اچھائی کو دیکھ کر دل میں جلن پیدا ہونا اور اس کی نعمت کے زوال اور خاتمہ کی تمنا کرنا حسد کہلاتا ہے۔اس ناپاک عادت سے شریعت نے بہت ہی سختی کے ساتھ روکا ہے،اور اس کو نیکیوں کو کھانے والا عمل قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ یہود کی مذمت کرتے ہوئے فرماتا ہے جو کہ ان کی خاص صفت تھی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدْ) ﴿فلق :٤﴾

ترجمہ: اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی:أَمْ يَحْسَدُوْنَ النَّاسَ عَلَى مَا أتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ)

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:یا دوسرے آدمیوں سے ان چیزوں پر جلتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی۔

﴿١﴾عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَنَاجَشُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

﴿مسند احمد ،صحیح بخاری ،سنن ابی داود﴾

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ دشمنی رکھو اور نہ پیٹھ دکھاؤ اور نہ ایک کے سودے پر سودا کرو،اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

﴿٢﴾ عَنْ اَنَسٍؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلْحَسَدُ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ الصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ وَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ) ﴿سنن ابن ماجه ، شعب الایمان للبیهقی،مسند بسند بزار،مسند ابی یعلی﴾

ترجمہ:حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور صدقہ برائی کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح آگ پانی کو مٹاتی ہے نماز مومن کا نور ہے اور روزہ آگ سے ڈھال ہے۔

﴿٣﴾عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقَاطَعُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أنْ يهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)

﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم ، سنن ترمذی ،شعب الایمان للبیهقی ،مسند بزار﴾

ترجمہ:حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں تعلقات مت تھوڑو اور نہ پیٹھ دکھاؤ اور نہ دشمنی رکھو نہ حسد کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ،کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

﴿٤﴾عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَ الْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ

﴿شعب الایمان للبیهقی ،سنن ابی داود،مسند بزار ،الاحکام الشرعیة﴾

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد

نیکیوں کواس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے یافرمایا گھاس کو۔

﴿۵﴾ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ؓ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَ الْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ حَالِقَةُ الدِّيْنِ لَا حَالِقَةُ الشَّعْرِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَاتُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ شَيْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ﴾

﴿مسند احمد، سنن ترمذی،مسند بزار،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت زبیر بن عوامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں پہلی قوموں کی بیماری سرایت کرگئی ہے وہ حسد اور دشمنی ہے یہ (بیماری) دین کو مونڈھنے والی ہے نہ کہ بال کو مونڈھنے والی، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت سے نہیں رہوگے میں تم کو وہ چیز بتاؤں جب تم اسے کروگے محبت پیدا ہوگی سلام کو آپس میں خوب پھیلاو۔

کسی کی غیر موجودگی میں اس کا برا تذکرہ کرنا

کسی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اس کے متعلق ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو تکلیف محسوس ہو اور اس کو برا سمجھے، قرآن وحدیث میں اس کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَحِيْمٌ ﴾ ﴿الحجرات:۱۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت

کرے کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے تم کو اس سے گھن آ ے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴾ ﴿همزه:۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: خرابی ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمْ، قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْل اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْل فَقَدْ اغْتَبْتَه وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّه﴾

﴿مسند احمد ، صحیح مسلم ،أبو داود ،ابن حبا ن،نسائی، سنن بیهقی، شعب الایمان ،ابن عساکر﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ جانتے ہیں غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: کسی کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق ایسی بات کہنا کہ وہ سنے تو ناگواری کا اظہار کرے کسی نے پوچھا اللہ کے رسول اگر وہ بات اس میں موجود ہو جو وہ کہہ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تو غیبت کہلائے گا ورنہ تو بہتان ہے ۔

﴿۲﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِئِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ يَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ﴾

﴿ابو داود،مسنداحمد ،المعجم الا وسط،مساوی الا خلاق،الاحکام الشرعیة﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کی سعادت نصیب ہوئی تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے حضرت جبرئل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت سے کھلواڑ کرتے تھے۔

﴿۳﴾ عَنْ عَا ئشَةَؓ قَا لَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُك من صَفِيَّةُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ غَيْرُمُسَدَّد تَعْنِيْ قَصِيْرَ ة فَقَالَ لَقَدْ قُلَتِ كَلِمَةً لَوْ مَزَجَ بِهَا الْبَحْر لمز جته قَالَتْ وَ حَكَيْتُ لَهُ اِ نْسَا نا فَقَالَ (مَا أحبّ أَ نِّيْ حكيت ا نسا نا و ان لي كذا و كذا.

﴿مسند احمد ،سنن ترمذی، سنن ابی داود﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا آپ کو صفیہ کا پست قد ہونا کافی ہے تو آپ نے فرمایا: تو نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو سمندر میں ڈال دیں تو وہ اس کی نمکینی پر غالب آجائے حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے تو انسان کی صفت بیان کی آپ ﷺ فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ میں کسی انسان کی حکایت بیان کروں اور اس کے بدلے مجھے اتنا اتنا ملے۔

﴿۴﴾ عَنْ جَا بِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہؓ قَالَ:كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَا رْ تَفَعَتْ رِيْحُ جِيْفَةٍ مُنْتَنِةٍ فَقَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ اَتَدْ رُوْنَ مَا هَذِهِ الرِّ يْحُ هَذِهِ رِ يْحُ الَّذِ يْنَ يَغْتَا بُوْنَ الْمُؤ مِنِيْنَ ﴿مسند احمد، الادب المفرد، مجمع الزوائد﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک بدبودار ہوا چلی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ بدبو کیسی

ہے یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

﴿۵﴾ عَنْ اَ بِيْ بَرْ زَةَ الْاَ سْلَمِيِّؓ قَالَ: قَالَ رَ سُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: يا مَعْشَرَ مَنْ آ مَنَ بِلِسَا نِه وَ لَمْ يَدْ خُلِ الْا يْمَا نُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَا بُوْ ا الْمُسْلِمِيْنَ وَ لَا تَتَّبِعُوْ ا عَوْ رَا تِهِمْ فَاِ نَّهُ مَنِ ا تَّبَعَ عَوْ رَا تِهِمْ يَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْ رَ تَهُ وَ مَنْ يَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْ رَتَهُ يَفْضَحُهُ فِيْ بَيْتِهِ)

﴿مسند احمد، سنن ابی داود،شعب الایمان ،سنن الکبری للبیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو! جو صرف زبانی اسلام لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو مسلمان کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالی اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالی جس کے عیب پیچھے پڑ جائیں اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیتے ہیں۔

دشمنی وعداوت کی بناء پر کسی کی برائی کو تلاش کر کے اس کو بدنام کرنا

کسی مسلمان کے خلاف عداوت اور دشمنی کی بنیاد پر اس کے نقص اور کمزوریوں کو تلاش کر کے دوسروں کو بتانا اور بدنام کرنا بہت ہی بری حرکت ہے۔ اللہ و رسول نے ایسے شخص کو بدترین شخص کہا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تعَا لٰی :وَ لَا تَجَسَّسُوْا) ﴿الحجرات:۱۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور بھید نہ ٹٹولا کرو کسی کا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعا لٰی :وَيْل لِّكُلِّ هُمَزَ ةِ لُّمَزَةِ) ﴿همزه :۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔

﴿١﴾ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِیَّاکُمْ وَ الظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ أَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَکُوْنُوْا عُبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)

﴿مسند احمد،صحیح بخاری،صحیح مسلم ،سنن ابی داود، الادب المفرد،مسند الطیالسی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو بیشک بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور نہ کسی کے خلاف جاسوسی کیا کرو نہ دشمنی رکھو اور نہ پیٹھ دکھاو، نہ کسی کو دھوکا دو، اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاو۔

﴿٢﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَاتَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ)

﴿مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم،سنن ابی داود،مسند الطیالسی،مسند ابی یعلی﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی سے دشمنی نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ پیٹھ دکھاو، اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

﴿٣﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَنَاجَشُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ لَا یَبِعْ بَعْض

وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهُ وَ لَا یَخْذُلُهُ وَلَا یَحْقِرُهُ التَّقْوٰی هٰهُنَا وَ یُشِیْرُ إِلٰی صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُه وَعِرْضُه)

﴿صحیح مسلم ،مسند احمد،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو، کسی کے عیب کی جستجو نہ کرو، آپس میں بغض عداوت نہ رکھو، آپس میں جدائی اختیار نہ کرو اور نہ کسی کے سودے پر سودا کرو، اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اس کو ذلیل کرتا نہ اس کو حقیر سمجھتا آپ نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تقوی یہاں ہوتا ہے آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اسکا مال اور اس کی آبرو حرام ہے۔

جوا وغیرہ کھیلنا

ناحق اور غلط طریق سے یا غلط کھیلوں کے ذریعہ کسی کا مال حاصل کرنا قرآن وسنت میں سیکڑوں جگہ اس کی ممانعت آئی ہے۔ کسی کا مال غلط طریقہ سے کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے اور یہ سخت عذاب کا موجب ہے ایسے شخص کی کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یٰأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ أَنْ یُوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ

وَ الْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِوَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّ كُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَ نْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ) ﴿المائدہ :٩٠، ٩١﴾

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:اے ایمان والو بات یہ ہے کہ شراب، جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں ان سب سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو جاؤ شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ لا تَأْ كُلُوْاأَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِا لْبَاطِلِ ﴿البقرہ:١٨٨﴾

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو۔

﴿١﴾عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُرِمَ عَلٰى أُمَّتِي الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْمزرُ وَ الْكُوْبَةُ وَ الْقِنِيْنُ) ﴿مسند احمد بن حنبل﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر شراب، جوا، طبل اور گانا حرام کیا گیا ہے۔

﴿٢﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)

﴿مسند احمد ،سنن کبریٰ للبیهقی ،سنن ابی داود،مسند أبی یعلی،معرفة السنن والاثار ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب جوا اور طبل حرام کیا ہے اور ہر نشے دار چیز کو حرام کیا ہے۔

کسی پاکدامن پر زنا وغیرہ کا الزام لگانا

پاکدامن، بھولی بھالی مسلمان عورت پر زنا کا الزام لگانا اور اس کو بدنام کرنا جو اس سے سرزد نہ ہو بہت بڑا گناہ ہے اور ایسے شخص پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُوْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِىْ الدُّ نْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَاب عَظِيْم ﴿النور:٢٣﴾

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ پاک دامن با ایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

﴿١﴾عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ نَبِى التَّوْبَةِ ﷺ:مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بَرِيئا مِمَا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَاقَالَ.

﴿مسند احمد، سنن ترمذی،صحیح بخاری،صحیح مسلم ،سنن أبی داود﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنی مملوکہ پر الزام لگائے حالاں کہ اس سے وہ بری ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر قیامت کے دن حد جاری کرینگے الا یہ کہ وہ اس کو ثابت کرے۔

جھوٹی قسم کھانا

ناحق طریق سے جھوٹی قسم اور اقرار کے ذریعہ مال یا عزت وغیرہ حاصل کرنا شریعت میں بڑا سخت گناہ ہے، ایسے شخص کی دنیا و آخرت دونوں میں بربادی اور ذلت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ

ثَمَنا قَلِيْلا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِىْ الآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذابٌ أَلِيْمٌ)

﴿العمران :٧٧﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرما تا ہے: بیشک جولوگ اللہ تعالی کے عھد اور اپنی قسموں کوتھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصے نہیں ہے اللہ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ انکی طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کردے گا اوران کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

﴿١﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ حَلَفَ عَلى يَمِيْن وَ هُوَ فِيْهَا فَاجِر لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىء مُسْلِم لَقِيَ اللّٰهُ تَعَالى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)

﴿مسند أحمد، صحيح بخارى، صحيح مسلم، سنن ترمذي، ابن ماجه﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی کا مال حاصل کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اللہ تعالی اس پر غضبناک ہوں گے۔

﴿٢﴾ عَنَ أبِي أمَامَةَ الْحَارِثِیؓ: ان النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ اقْتَطَعَ حَقّ امْرِىء مُسْلِم بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ أوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْه الْجَنَّةَ ﴿مسلم، نسائی، شعب الايمان، موطا يحيى، مسند احمد، دارمی، مؤطا مالك﴾

ترجمہ: حضرت ابوامامہ حارثیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جوکسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم کھا کر دبالے گا تو اللہ اس کے لئے دوزخ واجب کردیگا اوراس پر جنت حرام کردے گا۔

﴿٣﴾ عَنْ أبِيْ ذَرؓ عن النبى صلى الله عليه وسلم قَالَ: ثَلَاثَة لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِم ولا ينظر اِلَيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَاب أَلِيْم قال فَقَرَأها رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثَ مَرَّات فَقَالَ أبُوْ ذَرْ خَابُوْا وَ خَسِرُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَنْ هُمْ قَالَ الْمُسْبِلْ وَ الْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقْ سِلْعَتَهُ بِالْحَلَفِ الْكَاذِبِ ﴿مسلم، نسائي، ابوداود، احمد، ابن ماجه، شعب الايمان﴾

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے ساتھ اللہ تعالی قیامت کے دن نہ بات کرینگے اور نہ ان کو پاک کریگا اوران کے لئے دردناک عذاب ہوگا آپ نے اس کو تین بار دوہرایا حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا وہ لوگ ناکام اورخسارے میں ہیں کون یارسول اللہ ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پائجامے کوٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اوراپنا کاروبار جھوٹی قسم کے ذریعے بڑھانے والا۔

خودکشی کرنا

روح اللہ کی امانت اور بڑی قیمتی چیز ہے، اگرکوئی شخص اس کو دنیوی زندگی سے تنگ آکر ضائع کردے گا تو اللہ تعالی بھی قیامت کے دن ایسے شخص کو سخت عذاب دیگا اوراس کو جھنم میں داخل کریگا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى: وَ لَا تَقْتُلُوْا أنفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْما وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ عُدْوَانا وَ ظُلْما فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارا وَكَانَ ذلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرا) ﴿النساء: ٢٩، ٣٠﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اوراپنے آپ کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تعالی تم پر نہایت مہربان ہے اور جوشخص یہ نافرمانیاں سرکشی اور ظلم سے کریگا تو عنقریب ہم اس کو

آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر یہ آسان ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تعالٰی:وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَةِ وَ احْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ) البقرہ,١٩٥

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

﴿١﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمِشَاقِص فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّيْ عَلَيْه)

﴿سنن نسائي ، سنن ترمذی، صحیح مسلم،مسند احمد،مسند بزار،مسند الطیالسی, سنن بیهقی﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے اپنے آپ کو تیز دار چیز سے قتل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

﴿٢﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ :عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ تَرَدَّی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّم يَتَرَدَّی فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَ مَنْ تَحَسَّیَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمْ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَة ثُمَّ انْقَطَعَ عَلي شَئِي خَالِدًا يَقُوْل كَانَتْ حَدِيْده فِيْ يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّم خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا۔

﴿صحیح مسلم،صحیح بخاری ،سنن ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پہاڑ سے لڑھک کر خودکشی کی وہ جھنم میں ہمیشہ ہمیش لڑھکتا رہے گا,اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور جھنم میں ہمیشہ اسے پھانکتا ہوگا,

اور جس نے لوہے کے ٹکڑے سے خودکشی کی اس کے ہاتھ میں وہ لوہا ہوگا اور جھنم میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔

﴿٣﴾عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ رضی اللہ عنہ:عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ حلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَی الْاِسِلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۔

﴿صحیح مسلم ،صحیح بخاری ،سنن ترمذی ،سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ثابت بن ضحاکؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا: جو شخص مذہب اسلام کے علاوہ کسی دوسری کی قسم کھائے وہ ایسا ہے جیسا اس نے کہا ہوگا اور جس شخص نے لوہے کے ذریعے اپنے آپ کو قتل کیا اس کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔

مرد کا عورت کی طرح بننا اور عورت کا مرد کی طرح بننا

عورت کا مرد کی طرح بننا اور مرد کا عورت کی طرح بننا سخت گناہ ہے، اللہ و رسول کی لعنت ہے ایسے مرد اور عورت پر جو ایک دوسرے کی شکل اختیار کرتے ہیں۔

﴿١﴾عَنَ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بالرِّجَالِ)

﴿ مسند احمد،معجم الکبیر للطبرانی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی کی لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ قَالَ : لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ : الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ الْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ قَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَاخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا وَ أَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا)

﴿صحیح بخاری ،سنن ترمذی، سنن ابی داود،شعب الایمان للبیھقی، مسند احمد،سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی: عورت نما مردوں پر اور مرد نما عورتوں پر اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال دو (راوی کہتے ہیں) آپ نے فلاں شخص کو نکال دیا اور حضرت عمرؓ نے فلاں شخص کو نکال دیا۔

﴿۳﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : لَعَنَ الْمَرْأَةَ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ الرَّجُلَ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ۔

﴿ابن ماجہ،شعب الایمان ، بزار،الطبرانی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی: اس عورت پر جو مرد کی مشابہت اختیار کرتی ہے اور اس مرد پر جو عورت کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔

﴿٤﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

﴿ابوداود،مسند احمد، ابن حبان،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو ملعون قرار دیا: جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت کو ملعون قرار دیا جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔

پیشاب کے بعد دھونے سے بے احتیاطی کرنا

شریعت میں طہارت اور پاکی کا بہت خیال رکھا گیا ہے اس کو آدھا ایمان قرار دیا گیا ہے اور اسی پر تمام عبادات کی صحت اور قبولیت کا مدار ہے، اسی لئے پیشاب کے بعد مکمل پاکی وصفائی کا خیال نہ رکھنے والوں پر سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے اور اکثر عذاب قبر پیشاب کے بعد بے احتیاطی کرنے پر ہوتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) ﴿مدثر:٤﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔

﴿۱﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَدِيْدَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَ أَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ)

﴿سنن ابن ماجہ ،مسند احمد، سنن نسائی،سنن ترمذی،ابو داود، مسلم،ابن حبان، دارمی ،بخاری﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے عذاب بھی کوئی بڑی بات پر نہیں بلکہ ایک کو پیشاب سے بے احتیاطی کی وجہ سے اور دوسرے کو اسلئے کہ وہ چغلی کیا کرتا تھا۔

﴿۲﴾ عَنْ جَدَّةِ اَبِي بَكْرَةَؓ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبَوْلِ وَ أَمَّا الْاٰخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغِيْبَةِ. ﴿ابن ماجہ، مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ کے دادا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے عذاب بھی کوئی

بڑی بات پر نہیں بلکہ ایک کو پیشاب سے بے احتیاطی کی وجہ سے اور دوسرے کو چغلی کیا کرتا تھا۔

﴿۳﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)

﴿ سنن ابن ماجه، مسند احمد، الفتح الربانی، سنن دار قطنی، مسند بزار، المستدرک ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکثر عذاب قبر پیشاب کی بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تقدیر کو جھٹلانا

اللہ تعالی نے پوری کائنات کو ایک مقررہ وقت تک کے لئے پیدا کیا ہے اور جو کچھ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات وحوادث تمام چیزیں لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہیں اسی کے مطابق تمام واقعات وحوادث رونما ہوتے ہیں ہر مسلمان کے لئے اس کا ماننا ضروری ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّا كُلَّ شَئٍي خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) ﴿القمر:۴۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ) ﴿القمر:۵۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنْ لَا قَدَرَ وَ اَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيْتُمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِئٌ وَ أَنَّهُمْ بَرِءٌ

مِنِّي ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ)ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ جِبْرِيْلَ وَ سُؤَالَهُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا الإِيْمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُوْلِهِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ ﴿ صحيح مسلم، سنن ابی داود، سنن ترمذي، صحيح ابن حبان ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت میں مجوس ہے اور میری امت میں مجوس وہ لوگ ہیں جو یہ گمان رکھتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے، آپ نے فرمایا اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم ان کو خبر دو کہ میں تم سے بری ہوں اور تم مجھ سے بری ہو پھر فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ان میں سے کوئی بھی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو وہ قبول نہ ہوگا جب تک اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے پھر آپ نے حدیث جبریل اور آپ ﷺ کا ان سے سوال کرنا ذکر کیا پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور اچھی اور بری تقدیر ایمان لانا۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ ؓ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَ اِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ)

﴿سنن أبی داود، سنن الكبرى للبيهقی، الطبرانی، محجم الاوسط، المستدرک على الصحيحين﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تم ان کی عیادت مت کرو اور اگر مرجائیں تو جنازے میں شرکت مت کرو۔

﴿٣﴾عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:صِنْفَانِ مِن أُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْب أَهْلُ الْارْجَاءِ وَ أَهلُ القدْرِ)

﴿ سنن ترمذی،معجم الکبیر للطبرانی،تھذیب الآثار للطبری،ابن ماجه﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے مرجئہ اور قدریہ۔

﴿٤﴾ عَنْ عَلِیٌّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لا يُؤْمِنُ عَبْد حَتَّى يُؤمِنُ بِأَ رْبَع بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰه وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدْرِ)

﴿ ابن ماجه، ترمذی، بزار، الطیالسی ،ابی یعلی،مسند احمد،المستدرك﴾

ترجمہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے، اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ کو اللہ کا رسول ماننا اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین کرنا اور تقدیر پر ایمان لانا۔

کاہن یا نجومی کی بات کی تصدیق کرنا

اللہ عالم الغیب ہے کائنات کی ہر چیز اس کے علم میں ہے وہی مستقبل کے تمام پیش آنے والے واقعات وحوادث سے باخبر ہے اللہ ورسول نے علم غیب کے پیچھے پڑنے اور اس کو معلوم کرنے سے روکا ہے اور سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْم إِنَّ السَّمَعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُوَا دَ كُل أوُلَئِكَ كَا نَ عَنْهُ مَسْئوُلَا)

ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے مت لگو جس کا تم کو علم نہیں بیشک کان آنکھ اور دل

سب ہی سے سوال کیا جائیگا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى:عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَد ا إِلَّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَّسُوْل) ﴿الجن :٢٦،٢٧﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: غیب کا جاننے والا وہی ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرے۔

﴿١﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَ ةَ وَالْحَسَنٌ عَنِ النَّبِيٍّ ﷺ :قَالَ مَنْ أتى كَا هِنا أَوْ عَرَّافَا فَصَدَّ قَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنزلَ عَلَى مُحَمَّد)

﴿مسند احمد ، أبو داود،لبزار،سنن بیهقی،شرح السنه ،مسند اسحاق بن راهویه ,الفتح الربانی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت حسنؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جا کر غیب کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے کفر کیا

﴿٢﴾عَنْ صَفِيَّةٌ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيٍّ ﷺ قَالَ: مَنْ أتى عَرَّافا فَصَدَقَهُ بِمَا يَقُوْل لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ يَوْما) ﴿مسند احمد ،الفتح الربانی،صحیح مسلم،سنن الکبری للبیهقی﴾

ترجمہ: حضرت صفیہ اور بعض ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

﴿٣﴾عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةَ مِنَ النُّجُوْمِ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةَ مِنَ السِّحَرِ زَادَ مَا زَادَ)

﴿سنن ابی داود،مسند احمد،سنن الکبری للبیهقی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم نجوم کا ایک حصہ سیکھ لیا تو اس نے سحر کا ایک حصہ سیکھ لیا۔

جاندار کی تصویر نکالنا

شریعت نے ہر ذی روح کی تصویر بنانے سے منع کیا ہے۔ یہ اللہ کی خلقت کے ساتھ مشابہت ہے اور اللہ کی شان تخلیقی کے خلاف ہے۔ اس سے سختی کے منع کیا ہے۔

﴿۱﴾ **عَنْ عَا ئِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَ سُولُ اللّٰهِ ﷺ : إنَّ مِنْ اَشَدَّ النَّا سِ عَذَا با يَوْمَ الْقِيَا مَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)**

﴿صحيح مسلم، صحيح بخاری، سنن نسائي، مسند احمد، ابن حبان، مسند ابی يعلی﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی شان تخلیقی سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

﴿۲﴾ **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَ سُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ أشَدَّ النَّا سِ عَذَا با يَوْمَ الْقِيَا مَةِ الْمُصَوِّرُ وْنَ.**

﴿صحيح مسلم، صحيح بخاری، نسائي، مسند احمد، بزار﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

﴿۳﴾ **عَنْ اِبْنِ عَبَّا سٍؓ سَمِعْتُ رَ سُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَ ةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أنْ يُنْفَخَ فِيْهَا الرُّ وْح يَوْمَ الْقِيَا مَةِ وَ لَيْسَ بِنَا فِخٍ)**

﴿صحيح مسلم، نسائي، صحيح بخاری، ابوداود، سنن الترمذی، مسند احمد، صحيح ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: جو شخص دنیا میں تصویر کشی کرے گا قیامت کے دن اس کو مجبور کیا جائے گا اس میں جان ڈالنے پر اور وہ اس طرح نہیں کر سکے گا۔

﴿۴﴾ **عَنْ نَا فِعٍ اَ نَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرؓ أخْبَرَ هُ اَنَّ رَ سُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قال: اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هَذِهِ الصُّوْر يُعَذَّ بُوْنَ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ يُقَال لَهُمْ أحْيَوْ مَا خَلَقْتُمْ .** ﴿صحيح بخاری، سنن نسائي، مسند بزار﴾

ترجمہ: حضرت نافعؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ تصویر بناتے ہیں قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا جو تم بنایا ہے اس کو زندہ کرو۔

﴿۵﴾ **عَنْ أبِي جُحَيْفَةَؓ: اَنَّ النَبِيَّ ﷺ : نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الْبَغْيِ وَ لَعَن آكِلَ الرِّ بَا وَ مُوْ كِلَهُ وَالْوَا شِمَةَ وَ الْمِسْتَوْ شِمَةَ وَ الْمُصَورَ)** ﴿مشكوة، صحيح بخاری، مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ: نے خون کی قیمت سے منع فرمایا اور کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے نیز لعنت فرمائی سود کھانے والے، کھلانے والے، گودنے والی، گدوانے والی، اور تصویر بنانے والے پر۔

ناحق کسی مسلمان کو تکلیف دینا

کسی مسلمان کو ناحق اور کسی بھی طرح سے تکلیف پہچانا سخت گناہ ہے۔اللہ تعالی نے ان لوگوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی ہے جو ناحق مسلمان کو تکلیف دیتے ہیں اوران تمام طریقوں اور ذرائع کو حرام کیا جن سے تکلیف ہوسکتی ہے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: وَ اَلَّذِیْنَ یُؤ ذُ وْنَ الْمؤ منینَ وَ الْمؤ مناَ تِ بغیرِ مااکْتَسَبُوْا فقدِ ا حْتَمَلُوْا بهتاَ نا وَ إِثْما مُبِیْنا) ﴿الا حزاب: ۵۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: جولوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کوایذا پہچاتے ہیں بغیر کسی جرم کے جوان سے سرزد ہوا ہووہ لوگ بڑے ہی بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوْا الْمُؤْ مِنِیْنَ وَالْمُؤْ مِنتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْ بُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ) ﴿بروج : ۱۰﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: جن لوگوں نے مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ بھی نہیں کی تو ان کے لئے دوزخ اور سخت جلنے کا عذاب ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی : یاَیُّهَا الَّذِیْنَ ا مَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْم مِنْ قَوْم عَسَی أَنْ یَکُوْنُوْا خَیْر ا مِنْهُمْ وَلَا نِساء مِنْ نِسَاء عَسَی أَنْ یَکُنَّ خَیْر ا مِنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَا بَزُوْا بِا الْا لْقَابِ بِئْسَ الِا سْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْأِ یمَانِ وَ مَنْ لَمْ یَتُبْ فَأُ و لئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ) ﴿الحجرات:۱۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اے ایمان والو کوئی جماعت دوسری جماعت سے

مسخرا پن نہ کرے ممکن ہے کہ یہ اس سے بہتر ہو اور نہ کوئی عورتیں عورتوں سے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برا لقب دو ایمان کے بعد لفظ فاسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے وہی ظالم لوگ ہیں۔

﴿۱﴾ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةؓ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّی اللَّیْلَ وَ تَصُوْمَ النَّهارَ وَ تُؤْذِیْ جِیْرَانها بِلِسَانِهَا(فَقَالَ لَا خَیْرَ فِیْهَا هِیَ فِیْ النَّارِ** ﴿ابن ابی شیبة ، مستدرك حاكم ،مسنداحمد،ابن حبان، بزار﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ رات میں نماز پڑھتی ہے اور دن میں روزہ رکھتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسی کو تکلیف پہچاتی ہے آپ نے فرمایا: اس میں کوئی خیر نہیں ہے وہ دوزخ میں ہے۔

﴿۲﴾ **عَنْ اَنسؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ آذَی مُسْلِما فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰه)** ﴿الطبرانی فی الاوسط،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقینا اللہ تعالی کو تکلیف دی۔

﴿۳﴾ **عَنْ عَبْدِ اللّٰہؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْق وَ قِتَالُهُ کُفْر** ﴿مسند أحمد، بخاری ،مسلم،سنن ابن ماجه ،نسائی ،ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

﴿٤﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِي عَزَّوَجَلَّ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ ﴾

﴿شعب الایمان للبیہقی، سنن ابی داود، مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے اللہ تعالی نے آسمان کی سیر کرائی تو میرا گزر ایسی قوم سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہتے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ یا جبرئیل فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھلواڑ کرتے تھے۔

﴿٥﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ﴾

﴿صحیح مسلم، بزار، مسند ابی یعلی، مسند احمد، طبرانی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین شخص کسی جگہ موجود ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص علیحدہ بات نہ کرے۔

﴿٦﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهُ﴾

﴿مسلم، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، مسنداحمد، بزار، مسند أبی یعلی، الادب المفرد، شعب الایمان، ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص کی موجودگی میں دو شخص الگ بات نہ کرے اس لئے کہ اس کو تکلیف ہوگی۔

پائجامہ یا لنگی کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانا

اپنے پائجامہ یا لنگی کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ عمل اور موجب عذاب ہے، یہ تکبر کی علامت ہے، اللہ تعالی نے سختی سے منع کیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾ ﴿لقمان: ١٨﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور زمین پر اترا کر نہ چل بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا

﴿١﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّؓ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

﴿مسلم، سنن نسائی، سنن ابی داود، مسند احمد، سنن ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی کے ساتھ اللہ تعالی قیامت کے دن نہ کلام فرمائیں گے نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے انہیں دردناک عذاب دیں گے۔ یہ آیت آپ ﷺ نے تین مرتبہ پڑھی حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یہ لوگ تو سب ناکام ہوئے اور خسارے میں رہے۔ یا رسول اللہ یہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند (پائجامہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا فرخت کرنے والا۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

﴿سنن نسائي، صحيح بخاري، شعب الايمان، مسند احمد، شرح السنة﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں کے نیچے پاجامہ کا جتنا حصہ لٹکے گا وہ آگ میں ہوگا۔

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ) ﴿صحيح بخاری، شعب الايمان، صحيح مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو فخر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے۔

﴿٤﴾ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِؓ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿بخاری، ترمذی، ابی داود﴾

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو فخر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے۔

﴿۵﴾ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿صحيح مسلم، ابو داود، ابن ماجه﴾

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنا کپڑا فخر سے ٹخنے کے نیچے لٹکائے۔

اللہ کے علاوہ دوسرے کے نام پر ذبح کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ لَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَفِسْقٌ)

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہیں لیا گیا اللہ کا اور یہ کھانا گناہ ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ ﴿انعام:۱۴۵﴾

ترجمہ: یا جو ایسا گناہ کا جانور ہو جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ﴿مائدہ:۳﴾ قال الكلبى يعنى ما لم يذك أو ذبح لغير الله)

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور وہ (جانور بھی حرام ہے) جو ذبح کرے بت کے نام پر) علامہ کلبی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کے اس سے مراد ہر اس جانور کا گوشت حرام ہے جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جاے۔

﴿۱﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؓ قَالَ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ)

﴿مسلم، أبى يعلى، سنن الكبرى للبيهقى، تهذب الآثار للطبرى، مساوى الاخلاق، مستخرج ابى عوانة﴾

ترجمہ: حضرت علی بن ابو طالبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے چار باتیں بیان فرمائی ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے لعنت فرمائی اس پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس پر لعنت فرمائی جو اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر ذبح کرے اور اس پر لعنت فرمائی جو کسی بدعتی آدمی کو پناہ دے اور اس پر لعنت فرمائی جو زمین کی

حدبندی کے نشانات کومٹائے۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسؓ: أَنَّ النَّبِيَّ اللّٰه ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُوْمَ الأَرْضِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ أَعْمَى عَنِ السَّبِيْلِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَقَعَ عَلى بَهِيْمَةٍ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ ثَلَاثًا ﴿مسند احمد ،ابن حبان، شعب الا يمان ، الطبرانی، مسند أبی يعلی، بيهقی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کی لعنت ہے اس شخص پر جوزمین کی حدبندی کے نشانات کومٹائے اوراس شخص پر جوغیراللہ کے نام پر ذبح کرے اوراس شخص پر جواپنے والدین پر لعنت کرے اوراس شخص پر جو اپنے نسب کودوسرے آقا کی طرف منسوب کرے اوراس شخص پر جوکسی نابینا کوغلط راستہ دکھاوے اوراس شخص پر جوجانوروں کے ساتھ اپنی خواہش کو پوری کرے اوراس شخص پر جوقوم لوط والا (مردمرد کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرے)عمل کرے۔

جانتے ہوے اپنے نسب کودوسرے کی طرف منسوب کرنا

﴿۱﴾ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّؓ قَالَ سَمِعْتُ سَعَدًا وَ اَبَا بَكْرَةَ وَ كُلٌّ وَاَحِدٍ مِنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعَتْ أُذْنَايَ وَ وَعَى قَلْبِي مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)

﴿ابن ماجه ،صحيح مسلم،مسند احمد،مسند الطيالسی،أبی عوانه،أبی يعلی،صحيح بخاری﴾

ترجمہ: حضرت عثمان نہدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سعد اور ابوبکرہ سے سنا

دونوں فرماتے تھے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کیا آپ فرماتے تھے: جوشخص جان بوجھ کراپنا نسب کسی دوسرے کی طرف منسوب کرےتو جنت اس کے لئے حرام ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنِ انْتَسَبَ إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)

﴿ابن ماجه ،مسند احمد ،ابن حبان،المعجم الاوسط،تهذيب الا ثار للطبری،أبو يعلی

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اپنا نسب دوسرے کی طرف منسوب کرے گا یا غلام دوسرے آقا کی طرف اپنی نسبت کرے گا تواس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍؓ يَقُوْلُ سَمِعَ أُذْنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرَ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ .

﴿ابن حبان، مسند الطيالسي ،صحيح مسلم﴾

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کیا آپ فرماتے تھے: جوشخص اپنا نسب کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے گا حالاں کہ اس کو معلوم ہو کہ وہ اپنا باپ نہیں ہے تو جنت اس کے لئے حرام ہے۔

ناپ تول میں کمی کرنا

ناپ اور تول کرتے وقت دوسروں کو کم کر کے دینا نہایت ہی گھٹیا اور بری حرکت ہے، اور یہ دھوکا اور خیانت ہے، اللہ و رسول کی ایسے شخص پر بد دعا اور لعنت ہے، اس کے برے اثرات پورے معاشرے پر پڑتے ہیں اور معاشرے کی تباہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی: وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ إِذَا کْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَ إِذَا کَالُوْھُمْ أَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿المطففین:۱,۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی جب لوگوں سے (کوئی چیز) ناپ کر لیتے تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انھیں (کوئی چیز) ناپ کر یا تول کر دیتے تو کم دیتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی: اَوْفُوْا الْکَیْلَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ وَلَا تَبْخَسُوْا النَاسَ أَشْیَائَھُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِیْ الْاضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿الشعراء : ۱۸۱,۱۸۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی: وَلَا تَنْقُصُوْا الْمِکْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ ﴿ھود:۸۴﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی: وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوْا الْمِکْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوْا النَّاسَ أَشْیَاءَ ھُمْ ﴿ھود: ۸۵﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اے میری قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹا دو لوگوں کی چیزوں کو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاَقِیْمُوْا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوْا الْمِیْزَانَ ﴿الرحمن :۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت۔

﴿۱﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ کَانُوْا مِنْ أَخْبَثِ النَّاسِ کَیْلًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ (وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ) فَأَحْسَنُوْا الْکَیْلَ بَعْدَ ذٰلِکَ)

﴿ابن ماجہ ،ابن حبان،سنن الکبری للنسائی ،سنن الکبری للبیھقی ،طبرانی الکبیر ،شعب الایمان﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ ناپ تول میں کمی کیا کرتے تھے تو اللہ تعالی نے ویل للمطففین نازل فرمائی تو اس کے بعد سے لوگ ناپ تول پورا کرنے لگے۔

﴿۲﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہُ) ﴿صحیح بخاری،سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی کھانے کی چیز بیچے تو ناپ تول پورا کرے۔

﴿۳﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہُ) ﴿صحیح مسلم،سنن ابی داود ،سنن ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی کھانے کی چیز بیچے تو ناپ تول پورا کرے۔

اللہ کے عذاب سے بے خوف ہونا

اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے مطمئن رہنا عیش وعشرت کی زندگی گزارنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ نہ کرنا سخت گناہ اور بدبختی کی علامت ہے، اسی بناء پر پہلی قوموں پر عذاب مسلط کیا گیا اللہ تعالیٰ انھیں کے متعلق فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :حَتّٰی إِذَا فَرِحُوْا بِمَا أُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً)

﴿الأنعام:٤٤﴾

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہانتک کہ جب وہ خوش ہوئے ان چیزوں پر جوان کو دی گیں تو پکڑلیا ہم نے ان کواچانک۔

قَالَ اللّٰهُ تعالٰی :فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ)

﴿ الاعراف :۹۹﴾

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا وہ اللہ کی پکڑ سے بےفکر ہوگئے سو بے ڈر نہیں ہوتے اللہ کی پکڑ سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔

﴿۱﴾ عَنْ اِبْنِ مَسْعُودٌ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ :الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَ الْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَ الْيَأْسُ مِنْ رُوْحِ اللّٰه)

﴿جامع معمر بن راشد ،المعجم الكبير للطبراني ،تفسير عبد الرزاق،شرح السنة﴾

ترجمہ:حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اللہ کے خوف سے مطمئن ہونا، اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مُتَّكِئًا فَدَخَلَ

عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ (الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالإِيَاسُ مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ وَ الأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَهَذا أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ)

﴿تفسير ابن ابی حاتم ,التوبة لا بن أبي الدنيا﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے ایک شخص آپ کے پاس داخل ہوا اور پوچھا بڑے گناہ کیا ہیں ؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اللہ کے خوف سے مطمئن ہونا یہ بڑے گناہ ہیں۔

سود کھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ)﴿ البقرہ :۲۷۵﴾

ترجمہ:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کھاتے ہیں سود نہیں اٹھیں گے قیامت کومگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص جس کے حواس کھودیئے ہوں جن نے لپٹ کر۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ)﴿البقرہ:۲۷۸﴾

ترجمہ :اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اگر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمان کا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی : يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ)﴿العمران :۱۳۰﴾

ترجمہ:للہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو سود مت کھاؤ حصے سے زائد اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ :عَنِ النَّبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ: اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَا ھُنَّ قَالَ (الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ الرِّبَا وَ اَکْلُ مَالَ الْیَتِیْمِ وَ التَّوَلِّی یَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذَفَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)

﴿صحیح بخاری ،مسلم ،ابو داود ،نسائی،سنن الکبری ،شعب الایمان،ابن حبان،ابن عساکر﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا اور پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔

﴿۲﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: لَعَنَ آکِلَ الرِّبَا وَ مُوْکِلَہٗ وَ شَاھِدِہٖ وَ کَاتِبَہٗ)

﴿ ابن ماجہ، نسائي ،ترمذی،مسلم،ابن حبان،بزار،سنن الکبری للبیھقی،شعب الایمان،أبی یعلی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی: سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے گواہ بننے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر۔

ناحق یتیم کا مال کھانا

اللہ اور رسول کے نزدیک یتیم کا مقام بہت بڑا ہے۔ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ ان کی کفالت اور اچھا سلوک کرنے پر جنت کا وعدہ ہے اور بدسلوکی اور ان کا مال ناحق کھانے پر سخت عذاب کی وعید سنائی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ :اِنَّ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَأْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا) ﴿النساء:۱۰﴾

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ﴿بنی اسرائیل:۳۴﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے بلوغ کو پہنچ جاوے۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَ مَا ھُنَّ قَالَ (الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرَ وَقَتْلُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ الرِّبَا وَ اَکْلُ مَالَ الْیَتِیْمِ وَ التَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ . ﴿ صحیح بخاری ،صحیح مسلم ،سنن ابی داود، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سات گناہ

کون سے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا ، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا (اپنی جان بچانے کے لئے) جہاد میں اسلامی لشکر کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر بھولی بھالی عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

جادو کرنا

ایک مخصوص ناپاک گندے عمل کے ذریعے کسی کو نقصان اور برباد کرنے کی کوشش کرنا یہ جادو کہلاتا ہے۔ کتاب وسنت میں ایسے شخص کو سخت سخت وعید سنائی ہے اور ایسے شخص کو دائرے اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی :وَ لٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسِ السِّحْرَ۔ ﴿البقرہ :۱۰۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی : وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتَی ﴾ ﴿طه :٦٩﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور کامیاب نہیں ہوتا جادوگر جہاں بھی ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :أَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴾ ﴿الانبیاء:۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: پھر کیوں پھنستے ہو اسکے جادو میں حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: یُخَیَّلُ إِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعی ﴾ ﴿طه :٦٦﴾

ترجمہ: ان کے جادو کی وجہ سے انھیں ایسا لگ رہا تھا کہ وہ (رسیاں) دوڑ رہی ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی : وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدْ) والنفاثات السواحر۔ فلق ٤۔

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: (پناہ لیتا ہوں) گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں

کے شر سے۔

﴿۱﴾ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:مَنْ عَقَدَ عُقْدَۃً ثُمَّ نَفَثَ فِیْهَا فَقَدْ سَحَرَوَ مَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًاوُکِلَ إِلَیْهِ ﴾** ﴿سنن نسائی، الطبرانی الکبیر، المعجم الاوسط﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر پھر اس میں پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا تو اس نے شرک کیا اور جو کوئی چیز لٹکائے تو اس کو اس پر چھوڑ دیا جائے گا۔

﴿۲﴾ **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ صَاحِبُ خُمْس مُدْمِنُ خَمْر وَلَا مُؤمِن بِسَحْر وَلَا قَاطِع رَحْم وَ لَا کَاهِن وَ لَا مَنَّان ۔** ﴿مسند احمد بن حنبل﴾

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناحق ٹیکس اصول کرنے والا، شراب کا عادی، جادو کرنے والا، رشتہ داری کو توڑنے والا، کاہن اور احسان جتانے والا، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

﴿۳﴾ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَ مَا هُنَّ قَالَ (الشِّرْكُ بِاللّٰه وَالسِّحْرَ وَقَتْلُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ الرِّبَا وَ أَکْلُ مَالَ الْیَتِیْمِ وَ التَّوَلِّی یَوْمُ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتُ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ** ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والے چیزوں سے بچو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا

ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال ناحق کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا اور پاکدامن مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔

اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا

دنیا دھوکے اور آزمائش کا گھر ہے، انسان پر دنیا میں مختلف قسم کے حالات رونما ہوتے ہیں کبھی خوشی، کبھی غم، کبھی راحت وآرام، کبھی فقر و فاقہ، کبھی عیش و عشرت غرض مختلف قسم کے دور انسان پر آتے ہیں جب پریشانی اور تنگدستی کے حالات سے دوچار ہوتا ہے تو انسان زندگی سے مایوس ہوجاتا ہے اور مختلف خیالات دل میں پیدا ہوجاتے ہیں تو انسان پریشان و بے قرار ہوجاتا ہے اور اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالی تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآئِهٖ اُولٰئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ) ﴿عنکبوت:۲۳﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے: جولوگ اللہ تعالی کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہوجائیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

﴿۱﴾ **عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ :أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ الأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَ الْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَ الْيَأسُ مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ)** ﴿جامع معمر بن راشد ،المعجم الکبیرللطبرانی ،التفسیر عبد الرزاق﴾

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اللہ کے خوف سے مطمئن رہنا، اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

﴿۲﴾ **عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مُتَّكِئًا فَدَخَلَ فَقَالَ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ (الشِّرْكُ بِاللّٰه وَ الْيَأْسَ مِنْ رُوْحِ اللّٰه وَ الأَمْنَ مِنْ مَكْرِ اللّٰه وَ هذا أَكْبَرُ الْكَبَائِر۔** ﴿تفسیر ابن ابي حاتم ، التوبة لابن أبي الدنیا﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا: بڑے گناہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اللہ کے خوف سے مطمئن رہنا یہ بڑے گناہ ہیں۔

سستی اور کاہلی سے نماز کو چھوڑنا

نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، بندے اور خالق کے درمیان ملاقات کا ذریعہ ہے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''ارکان اربعہ'' میں فرماتے ہیں یہ دراصل روحانی غذائیں اور صحت کے انجکشن ہیں، دین کا ستون ہے، مسلمان اور کافر کے درمیان وجہ امتیاز ہے، نجات کی شرط ہے ایمان کی محافظ ہے، اخلاق رزیلہ برائی و بے حیائی کے کاموں اور وقتی لذت پسندی اور ہوس پرستی کو ختم کرنے میں جو تاثیر رکھتی ہے وہ کلمہ توحید کے سوا کسی اور چیز میں نہیں ہے، یہ مومن کی ڈھال ہے، مومن کی معراج ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے عبادات میں نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :مُخْبَرًا عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِیْمِ (مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَر قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنِ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنِ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ) ﴿المدثر:﴾

ترجمہ: (اللہ تعالی فرماتا ہے اہل جھنم کے متعلق) تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کردیا وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور نہ تھے کھانا کھلاتے محتاج کو اور ہم تھے باتوں میں دھنسنے والوں کے ساتھ۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانٌ قَالَ سَمِعْتُ جاَ بِرا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْل : اِنَّ بَیْنَ الرَّ جُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْ كِ وَالْكُفرِ تَرْكُ الصَّلاَ ةِ .

﴿صحیح مسلم،سنن ابی داود نسا ئی،ابن ما جه، مسند احمد، سنن الکبری للبیهقی، سنن تر مذی﴾

ترجمہ: حضرت ابوسفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ کو فرماتے ہوئے سنا انھوں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے: آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ أَبِيْ الدَّرْ دَآءِ قَالَ أَوْ صَانِي خَلِيْلِي أَنْ لَا تُشْرِكَ بِا للّٰهِ وَ إِنْ قُطِّعْتَ وَ حُرِّ قْتَ وَ لَا تَتْرُ كْ الصَّلاَ ة مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدا فَمَنْ تَرَ كَهَا مُتَعَمِّدا فَقَدْ بَر ئَتْ مِنْهُ الذِّ مَّةُ وَلَا تَشْرَ بِ الْخَمْرِ فَإِنَّهَا مِفْتَا حُ كُلِّ شَرٍّ . ﴿سنن ابن ما جه،شعب الایمان،تظیم قدر الصلاۃ﴾

ترجمہ: حضرت ابوالدرداؓ فرماتے ہیں کہ میرے دوست (محمد ﷺ) نے مجھے وصیت کی کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ کاٹ دیا جائے یا جلا دیا جائے اور بغیر کسی شرعی عذر کے پنجگانہ نماز نہ چھوڑنا جو جان بوجھ کر چھوڑے گا اس کا شریعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ,اور شرب مت پینا یہ تمام برائی کی جڑ ہے۔

سستی اور کاہلی سے نماز کو وقت کے بعد پڑھنا

پانچوں وقت کی نماز اپنے اوقات میں پڑھنا فرض اور لازمی ہے اس میں کوتائی اور سستی کرنا مومنانہ شان کے منافی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی:اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُوْ مِنِيْنَ كِتَابامَوْقُوْتا) ﴿النساء:﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: بیشک نماز مسلمانوں پر پابندئی وقت کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هِمْ خَلْف أضَا عُوْ ا الصَّلَا ةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا إِلَّا مَنْ تَا بَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَا لِحا) ﴿مریم :۵۹, ۶۰﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: پھر انکی جگہ آئے نا خلف کھو بیٹھے نماز اور پیچھے پڑ گئے مردوں کے سو آگے دیکھ لیں گے گمراہی کو مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور نیک عمل کئے۔

قَالَ اِبْنِ مَسْعُوْدٌ لَيْسَ مَعْنَى اَضَاعُوْهَا بِا لْكُلِّيَة وَ لكِنْ اَخِّرُوْ هَا عَنْ اَوْقَا تِهَا (الزواجر لابن حجر هيتمی)

حضرت ابن مسعودؓ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جو نماز کو بالکلیہ ترک کرتے ہیں بلکہ وقت کے بعد پڑھتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی:فَوَيلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَا تِهِم سَاهُوْن) ﴿الما عون : ۴, ۵﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر سستی

برتتے ہیں۔

﴿۱﴾قَالَ سَعْدُ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٌ سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ قَالَ : هُوَ تَأْخِيْرُ الْوَقْتِ) اي تَأْخِيْرُ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا ﴿الزواجرلا بن حجر هيتمى﴾

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (الذین ھم عن صلاتھم ساھون) کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز کو وقت کے بعد پڑھتے ہیں۔

﴿۲﴾عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ مُتَعَمِّدًا حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ)

﴿ صحيح بخارى ،مسند احمد ،موطا ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے: جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز چھوڑ دی یہاں تک کے سورج غروب ہوجائے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے اپنے اہل وعیال اور مال کو کھودیا۔

﴿۳﴾عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ)

﴿سنن ترمذى،ابى يعلى ، سنن دارقطنى ،طبرانى،سنن بيهقى﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر کسی عذر کے دو وقت کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑے گا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا۔

قدرت کے باوجود حج نہ کرنا

حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن اور ملت کا ایک سالانا اجتماع ہے۔ ابراہیمی اعمال وصفات کی یادگار اور آپ کی دعوت وتعلیم کی تجدید ہے۔اللہ تعالی نے ہر مستطیع شخص پر جو اس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو زندگی میں ایک بار حج فرض کیا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ)﴿ال عمران :۹۷﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جس شخص کو اس گھر تک پہنچنے کی قدرت ہو اور جو انکار کرے تو اللہ تعالی دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے۔

﴿۱﴾عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمِ الْحَضْرَمِيِّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْهِ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ)﴿مسند احمد بن حنبل،معرفة الصحابه،معجم الصحابه﴾

ترجمہ: حضرت زیاد بن نعیم حضرمیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے چار چیزیں اسلام میں فرض کی ہیں جو کوئی تین پر عمل پیرا ہوگا اس کے لئے کافی نہیں ہوگا یہاں تک کے وہ پورے فرائض کو بجالاے وہ یہ ہیں نماز، زکوۃ، روزہ اور حج۔

﴿۲﴾ عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ مَلَكَ زَادَ (وَ)رَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ

يَهُـوْدِيّـا اَوْ نَصْرَا نِيّا وَذَلِكَ اَنَّ اللّٰه يَقُوْلُ فِیْ كِتَا بِهٖ (وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا)ال عمران ۹۷)

﴿ سنن ترمذی ، شعب الایمان،مسند بزار ﴾

ترجمہ:حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس حج کرنے کی بھر پور طاقت ہواس کے باوجود حج نہ کرے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر یہ اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے (اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف پہنچنے کی)

سستی اور کاہلی سے روزہ نہ رکھنا

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔اللہ تعالی نے ہر مکلّف بالغ جو اس کے رکھنے پر قادر ہو فرض کیا ہے۔اللہ تعالی نے اس میں عبادت کے ساتھ بہت سے فوائد اور مصالح رکھا ہے ،یہ قوت ملکیہ کو بڑھاتا ہے، اور نفسانی خواہشات پر کنٹرول کرتا ہے،اس میں بہت سی حکمتیں اور فوائد ہیں جن کو علمانے اپنے اپنے انداز میں ذکر کیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى :يَا يُّهَا الَّذِ يْنَ ا مَنُوْ ا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِ يْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ)﴿البقرہ ۱۸۳﴾

ترجمہ:اللہ تعالی فرماتا ہے:اے ایمان والوں فرض کیا گیا تم پر روزے جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تا کے تم پرہیزگار ہوجاؤ۔

﴿۱﴾عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ اَفْطَرَ يَوْما مِنْ رَ مَضَانَ فِیْ غَيْرِرُخْصَة رَخَّصَهَا اللّٰهُ لَهٗ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ

الدَّهْرِ)﴿ ابو داود،بخاری،ترمذی ،ابن ماجہ،مسند احمد،ابن خزیمہ، شعب الایمان ،نسائی﴾

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھے تو اس کی تلافی زمانہ بھر روزہ رکھنے سے بھی نہیں ہوسکتی۔

شریعت کے مطابق زکوۃ ادا نہ کرنا

زکوۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، ہمدردی اور غمخواری کی ادنی حد ہے، مال کی محبت کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے، اللہ تعالی نے اس امت کے مالداروں پر فرض کیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعا لٰى :وَ أَقِيْمُوْ ا الصَّلوةَ وَ أ تُوْ ا الزَّ كَوةَ)﴿البقرہ:۴۳﴾

ترجمہ:اللہ تعالی فرماتا ہے:اور قائم رکھو نماز اور دیا کرو زکوۃ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى :وَ الَّذِ يْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّ هَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْ نَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْ هُمْ بِعَذَا ب أَلِيْم يَوْمَ يُحمی عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوى بِهاَ جِبَا هُهُمْ وَ جُنُوْ بُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هذَا مَا كَنَزْ تُمْ لأَ نْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ)﴿التوبۃ :۳۴, ۳۵﴾

ترجمہ:اللہ تعالی فرماتا ہے: اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ انکو ایک دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے جو کے اس روز واقع ہوگی ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جاویگا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور کروٹوں اور انکی پشتوں کو داغ دیا جائے گا یہ وہ ہے جسکو تم اپنے واسطے جمع کر کر رکھا تھا سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعا لٰى :وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا أَتَا هُمُ اللّٰهُ مِنْ

فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ﴿ال عمران : ۱۸۰﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے اس کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکے یہ بہت برا ہے ان کے حق میں طوق بنا کر ڈالا جائیگا ان کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ)

﴿فصلت :۶﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مشرکوں کے لئے بربادی ہے جو زکوۃ نہیں دیتے ہیں۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتِهٖ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ﴿ال عمران ۱۸۰﴾

﴿ بخاری، مسند احمد، شعب الایمان، بزار، مسند الطیالسی، معرفۃ السنن والآثار، سنن بیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمایا ہو اس کی زکوۃ ادا نہ کی تو اس کے لئے یہ مال گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈالا جائے گا اور یہ سانپ اس مال والے کی دونوں باچھوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ

ہوں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ولا یحسبن الذین یبخلون)

﴿۲﴾ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا غَنَمٍ وَلَا بَقَرٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهٗ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)

﴿ صحیح مسلم، سنن نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، صحیح بخاری، ابن حبان، ابن خزیمہ﴾

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس اونٹ ہو یا بکری یا گائے ہو اور وہ اس کی زکات ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن یہ جانور اس حالت میں لائے جائیں گے یہ جانور بڑے اور فربہ ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے سینگوں سے ماریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّیْ زَكَاةَ مَالِهٖ إِلَّا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰى يُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ) ﴿ال عمران : ۱۸۰﴾ ﴿ابن ماجہ، مسند احمد، سنن نسائی، سنن ترمذی، مسند بزار﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کا زکات ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس مال کو ایک گنجان سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا پھر اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح

ڈال دیا جائے گا پھر آپ نے تصدیق کے لئے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی

-﴿ولا یحسبن الذین یبخلون بما ا تھم الله من فضله﴾

﴿٤﴾ عَنْ اِ بْنِ عُمَرؓ :عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :اِنَّ الَّذِي لَا يُؤ دِّىْ زَ كَا ةَ مَا لِهٖ يُمَثِّلُ اللّٰهُ مَا لَهُ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ شُجَا عا أَقْرَعْ لَهُ زَ بِيْبَتَانِ ثُمَّ يَلْزَمُهُ يُطَوِّقَهُ يَقُوْلُ أَنَا كَنْزُكَ أَنَا كَنْزُكَ) ﴿ مسند احمد،سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا : جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کی ہو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے لئے یہ مال گنجان سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی دو آنکھیں ہوں گی پھر اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا وہ کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا مال ہوں۔

مال جمانے کی نیت سے ہٹے کٹے کا بھیک مانگنا

اللہ کے علاوہ کسی بندے سے کوئی چیز طلب کرنا خواہ کتنی سخت ضرورت پیش آئے وہ اللہ اور بندے دونوں کے نزدیک ذلیل ہو جاتا ہے۔اللہ تعالی کہتا ہے تم مجھ سے مانگوں میں تمھاری ضرورت کو پورا کرونگا ، حدیث پاک میں ایسے شخص کو سخت وعید سنائی گئی ہے جو کمانے پر قدرت کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے، اور ان کے پاس ذلیل ہوتا ہے، ایسے شخص کے لئے قیامت میں ذلت ہوگی۔

﴿۱﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرؓ قَالَ: قَالَ رَ سُوْ لُ اللّٰهِ :مَا زَا لَ الرَّ جُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ لَيْسَ فِيْ وَ جْهِهٖ مُزْ عَةُ لَحْم)

﴿ صحیح بخاری،سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتے رہتا ہے یہاں تک کے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کے اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

﴿۲﴾ عَنْ حَمْزَ ةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِؓ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحْدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْم) ﴿ صحیح مسلم،مسند احمد،مسند ابی یعلی﴾

ترجمہ: حضرت حمزہؓ بن عبداللہ فرمایا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتے رہتا ہے یہاں تک کے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کے اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

﴿۳﴾ عَنْ اَ بِيْ هُرَ يْرَ ةَؓ قَالَ :قَالَ رَ سُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ سَأَلَ النَّا سَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّر ا فَإِ نَّمَا يَسْأَلُ جَمْرا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)

﴿ مسلم، مسند احمد،سنن ابن ما جه ،مسند بزار،ا بی یعلی،ابن حبان،المعجم الاوسط ،مشکو ۃ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مال کو جمانے کی نیت سے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ گویا آگ کی چنگاری مانگتا ہے خواہ اس کو کم کرے یا زیادہ۔

﴿٤﴾ عَنْ ثَوْبَانَؓ مَوْلٰى رَ سُوْ لِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَ هُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَا نَتْ شَيْنا فِىْ وَ جْهِهٖ يَوْ مَ الْقِيَا مَةِ) ﴿مسند احمد ،مسند بزار،معجم الکبیر للطبرانی﴾

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبانؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مالداری کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر ذلت چھائی ہوگی۔

﴿۵﴾ **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا اَوْ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ)**

﴿مسند احمد، سنن ابن ماجه، نسائي، ترمذی، سنن دارمی، تهذیب الآثار للطبری﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مالداری کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اسکے چہرے پر زخم کے نشان ہوں گے صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ !مالداری کی کیا حد ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کے بقدر سونا۔

داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا

داڑھی تمام انبیاء کی سنت رہی ہے اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، یہ مرد کی علامت ہے اور فطرت میں سے ہے، اجماع انبیاء اور اجماع امت ہے، یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہے جو ہم اس کے ہر موڑ پر مامور ہیں، اسلام کے علاوہ دوسرے خودساختہ اور باطل مذہب میں بھی اس کے رکھنے کا رواج ہے، اس کا پست کرنا یا مونڈانا تشبہ بالکفار اور تشبہ بالنساء اور تغیر خلق اللہ میں داخل ہے، ایسا شخص کئی گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے فوائد اور مصالح رکھے ہیں شریعت میں اس کو رکھنے پر بہت ابھارا ہے اور اس کے نہ رکھنے

پر بہت سخت وعید آئی ہے، ایسے شخص کو فاسق قرار دیا ہے، شیطان مردود کی اس بات کو اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں نقل فرماتا ہے جب وہ راندہ درگاہ ہوا تھا تو کہا تھا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿النساء:۱۱۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ان کو گمراہ کرونگا اور میں ان کو ہوسیں دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دونگا جس سے چارپاؤں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور میں ان کو تعلیم دونگا جس سے وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بناویگا وہ صریح نقصان میں واقع ہوگا۔

مفسر قرآن حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ فوائد میں تحریر فرمایا ہے (**وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ**) میں داڑھی منڈانا بھی شامل ہے۔

﴿۱﴾ **عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى)** ﴿صحيح بخاری، سنن نسائي، شعب الايمان، مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاو۔

﴿۲﴾ **عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ** ﴿بخاری، شعب الايمان، مسند ابی عوانه﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاو۔

﴿٣﴾ عَنْ عَائِشَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْأَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَ الاسْتِنْشَاقُ وَ نَتْفُ الْإِبِطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ انْتِقَاصُ الْمَاءِ ﴿سنن نسائی، سنن ابن ماجه، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن دارقطنی﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں مونچھوں کو کاٹنا، ناخن کو تراشنا، پوشیدہ جگھوں کو دھونا، داڑھی رکھنا، مسواک کرنا، کلی کرنا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف کے بال مونڈھانا اور ناک میں پانی لینا۔

﴿٤﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: جُزُّوْا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوْا اللِّحَى خَالِفُوْا الْمَجُوْس)

﴿شعب الایمان للبیهقی، مسلم، مستخرج ابی عوانه﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کاٹو داڑھی کو بڑھاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو۔

جانتے ہوئے اپنے علم کو چھپانا

کسی بات کو جاننے کے باوجود دنیاوی غرض اور سامنے والے شخص کی ناراضگی سے بچنے کے لئے دین کی کسی بات کو جانتے ہوئے چھپانا اور اس کو نہ بتانا ایسے شخص کے لئے قیامت میں ذلت اور عذاب ہوگا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُوْلٰئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ)

﴿البقره: ١١٤﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس چھپانے پر تھوڑا سا بدلہ حاصل کرتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

﴿١﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ إِلَّا أُتِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ

﴿ابن ماجه، مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو علم کو حاصل کرنے کے بعد اپنے علم کو چھپاتا ہے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائےگا اس کے منہ میں آگ کی لگام ہوگی۔

﴿٢﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ

﴿ابن ماجه﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے وہ اس کو چھپائے قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔

﴿٣﴾ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ أَمْرِ النَّاسِ أَمْرِ الدِّيْنِ أَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ) ﴿ابن ماجه﴾

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے علم کو اس وقت چھپائے جس سے اللہ تعالی لوگوں کو فائدہ پہچاتا ہو دنیا و دین کے بارے میں اللہ تعالی قیامت کے دن آگ کی لگام دیگا۔

﴿٤﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَىَ الله عليه وسلم :مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ بِلِجَا مٍ مِنَ نَارٍ)

﴿سنن ابن ما جه،سنن تر مذی ، ابو داود،مسند احمد،ابن حبان،مسند بزار،شعب الا یمان،ابن عساکر﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس علم کے بارے میں کوئی سوال کیا جائے پھر وہ اس کو چھپائے قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔

اسراف کرنا

کسی چیز کو ضرورت سے زائد استعمال کرنا یا نام و نمود اور شہرت کے لئے خرچ کرنے کو شریعت میں اسراف کہتے ہیں، ایسے شخص کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے، اس کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى :اِنَّ الْمُبَذِّرِ يْنَ كَا نُوْا اِ خْوَا نَ الشَّيطِيْنَ وَ كَانَ الشَّيْطنُ لِرَبِّهِ كَفُوْرا)﴿بنواسرا ئیل:٢٧﴾

ترجمہ: للہ تعالی فرماتا ہے: بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى :وَالَّذِ يْنَ اِذَا اَنفَقُوْ ا لَمْ يُسْرِ فُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا)﴿ا لفرقان:٦٧﴾

ترجمہ: للہ تعالی فرماتا ہے: اور جو خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخل

بل کے ان دونوں کے درمیان معتدل راہ ہوتی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى :كُلُوْا وَاشْرَ بُوْا وَلَا تُسْرِ فُوْا اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِ فِيْنَ)۔ ﴿الا عراف:٣١﴾

ترجمہ : اللہ تعالی فرماتا ہے: کھاو اور پیو اصراف مت کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى:وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْ لَة إِلى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ)﴿بنی اسرائیل: ٢٩﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ بالکل ہی کھولدینا چاہیئے۔

﴿١﴾ عَنْ عَا ئشَةَؓ قَالَ النَّبِىُّ صَلَىَ الله عليه وسلم :إِنَّ أعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أيْسَرُ هُ مُؤْ نَةً)﴿شعب الا یما ن للبیهقی﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر نکاح برکت کے اعتبار سے وہ ہے جس میں خرچ کم ہو۔

﴿٢﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ: قَالَ رَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَىَ الله عليه وسلم :اَلْاِ قْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّا سِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ)﴿شعب الا یما ن للبیهقی،المعجم الاوسط،المعجم الکبیر للطبرانی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہے اور لوگوں کی نگاہ میں محبوب ہونا نصف عقل ہے اور اچھے طریقے سے سوال کرنا نصف علم ہے۔

﴿٣﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّا سٍؓ قَالَ :أحَلَّ اللّٰهُ الْاَكْلَ وَ الشُّرْبَ مَا لَمْ يَكُنْ

سَرَفاً وَلَامَخِيْلَةً) ﴿شعب الا يما ن للبيهقى،مصنف عبد الرزاق﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالی کھانا پینا حلال کیا ہے جب کہ اسراف اور نام ونمود نہ ہو۔

﴿٤﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَنَى بِنَاءً أَكْثَرَ مِمَّا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ كَانَ عَلَيْهِ وَبَالًا يَوْ مَ الْقِيَا مَةِ)

﴿شعب الا يما ن للبيهقى﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ضرورت سے زائد مکان تعمیر کرتا ہے قیامت کے دن وہ اس پر وبال ہے۔

اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا

اللہ تعالی نے انسان میں نیکی اور بدی دونوں کا مادہ رکھا ہے، کبھی نیکی کا مادہ غالب آجاتا ہے کبھی بدی کا مادہ غالب آجاتا ہے تو برائی کی طرف میلان بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالی کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے اور اللہ تعالی کی رحمت اور مغفرت سے نا امید ہو جاتا ہے اور اپنی ہلاکت کو یقینی سمجھتا ہے۔ اسی پر اللہ تعالی تنبیہ فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : قُلْ يٰعِبَا دِ يَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّ نُوْ بَ جَمِيْعا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّ حِيْم) ﴿الزمر: ٥٣﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے جانب سے کہ دو کہ اے میرے بندے جھنوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ بیشک اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً ا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرً ا رَّ حِيْما) ﴿النساء:١١٠﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالی سے معافی چاہے تو اللہ کو بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا پاویگا۔

﴿١﴾ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ: أَكْبَرُ الْكَبَا ئِرِ الإِشْرَا كُ بِاللّٰهِ وَ الْأَ مْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَ الْقُنُوْ طُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ

﴿جامع معمر بن ر اشد ،المعجم الكبير للطبراني ،تفسير عبد الرزاق،شرح السنة﴾

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اللہ کے عذاب سے بے خوف ہونا، اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

اپنے حسب ونسب (خاندان) پر فخر کرنا

اللہ کے نزدیک مقبولیت اور محبوبیت کا معیار تقوی پر ہے، آدمی جتنا متقی اور پرہزگار ہوگا اور زندگی کے ہر موڑ پر خوشی غم آرام وراحت فقر و فاقہ غرض ہر حال میں اللہ کا لحاظ اور اس کی منع کردہ چیزوں سے بچے گا وہ اللہ کے پاس مقبول اور اچھا ہوگا اور اللہ کے پاس اس کا بڑا مرتبہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :يٰاَيُّهَا النَّا سُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ) ﴿الحجرات:١٣﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا اور آپس میں جماعتیں اور قبیلے بنادئے تاکے تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ

کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی) ﴿النجم:۳۲﴾

اللہ تعالی فرماتا ہے: تم اپنے کو پاکیزہ نہ سمجھو وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ مَا لِكِ الأَ شْعَرِيْ رضی اللہ عنہ: أَ نَّ رَ سُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :اِنَّ فِيْ اُمَّتِيْ أَرْ بَعًا مِنْ أَمْرِ الْجَا هِلِيَّةِ لَيْسُوْا بِتَا رِكِيْهِنَّ الْفَخْرُ فِيْ الْاَ حْسَابِ وَ الطَّعَنُ فِيْ الْاَ نْسَابِ وَ الْاِ سْتِسِقَاءُ بِا لنُّجُوْمِ وَ النِّيَا حَةُ عَلَى الْمَيِّتِ كَانَ النَّا ئِحَةُ اِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ فَإِ نَّهَا تَقُوْمُ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ عَلَيْهَا سِرْ بَال اَوْ سَرَا وِيْل مِنْ قِطْرَانٍ وَ فِيْ رِوَايَةِ الْقَزَاز سَراَ بِيْل مِنْ قِطْرَان ثُمَّ يَغْلِى عَلَيْهَا دُرُوْ عها مِنْ لَهْبِ النَّارِ)

﴿شعب الا یما ن للبیھقی،صحیح مسلم ،مسند احمد،مسند ابی یعلی،ابن حبان،مصنف ابن أبی شیبه﴾

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں چار چیزیں زمانے جاھلیت کی ہیں جن کو لوگ نہ چھوڑیں گے اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسرے کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع کرنا اور میت پر نوحہ کرنا اگر نوحہ کرنے والی مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کے کرتہ میں ملبوس ہوگی۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَ يْرَ ةَ رضی اللہ عنہ :عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَرْ بَع مِنْ اَمْر الْجَا هِلِيَّةِ لَنْ يَدْ عَهُنَّ النَّا س الطَّعْن فِيْ الأَ نْسَابُ وَ النِّيَا حَةُ عَلى الْمَيِّتِ وَ الْاَ نْوَاء وَ الْاَ عْدَاء أَ جْرَبْ بَعِيْر فَأَ جْرَ بَ ما ئة فَمَن أَ جْرَبْ الْبَعِيْرِ الأَوَّل)

﴿شعب الا یمان للبیھقی ،سنن تر مذی،تھذ یب الا ثار للطبری،شر ح معا نی الا ثار،مساو ی الاخلاق﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: چار چیزیں زمانہ جاہلیت کی ہیں لوگ اس کو نہ چھوڑینگے دوسرے کے نسب پر طعن کرنا، میت پر نوحہ کرنا، ستاروں کی گردش سے بارش ہونے کا اعتقاد رکھنا اور خارش زدہ اونٹ سے دوسرے تک پھیلنے کا اعتقاد رکھنا اگر ایسا ہی ہے تو پہلے اونٹ کو کس نے کیا ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خِلَا ل مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِیْ الْاَ نْسَابِ وَالنِّيَا حَةُ ﴿ بخار ی ،صحیح ابن حبان ، سنن الکبری ،شعب الا یمان﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: دو چیزیں زمانے جاہلیت کی ہیں نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنا

اسلام ایک عالمگیر فطری خدائی اور آسمانی مذہب ہے اس کے تمام احکام آسمانی ہیں، کسی بھی انسان وفرشتے کا اس میں دخل نہیں ہے، اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے، اس کا اصل تعلق دل سے وابستہ ہے، اسلام کے علاوہ غیروں کی کسی بھی چیز کو اپنانا اختیار کرنا اور اس کو پسند کرنا یہ شرک باطن اور منافقت ہے، عدم ایمان اور عدم محبت کی دلیل ہے، ایمان دل سے محبت، یقین اور فکر اسلامی کا نام ہے، اگر کوئی شخص صرف ظاہری عبادات کا پابند ہو اور دل میں اسلام کی محبت نہ ہو اور وہ اسلام کے طور وطریق پر اعتراض اور تنقید کرتا ہو اور اس کو پسند نہ کرتا ہو تو اس کا حشر قیامت کے دن غیروں کے ساتھ ہوگا۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ اس سلسلے میں اپنی کتاب ﴿اقتضاء الصراط المستقیم مخالفتہ اصحاب الجحیم﴾ میں ایسی قرآنی آیات اور احادیث

مبارکہ مفصل پیش کی ہیں جو حد تواتر تک پہنچ چکی ہیں جس کے ذریعہ انھوں نے مشابہت اختیار کرنے والوں کے ایمان کی نفی کی ہے وہ سرکاری کاغذات میں مسلمان لکھے جائیں مگر اللہ کے پاس وہ غیروں کی فہرست میں شمار ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمیں دل سے سچا اور پکا مسلمان بنا کر اسلام کی محبت سے ہمارے دل وجان کو معطر فرمائے اور ہمارا حشر قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بنائیں آمین۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی : يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْض وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ) ﴿المائدہ:۵۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو تم یہود ونصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انکے ساتھ دوستی کریگا وہ ان ہی میں سے ہوگا۔

﴿۱﴾ عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) ﴿سنن ابی داود، مصنف ابی شیبه﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کریگا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَؓ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) ﴿مسند بزار، المعجم الاوسط﴾

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

﴿۳﴾ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ رَأَى رَجُلًا قَدْ حَلَقَ قِفَاهُ

وَ لَبِسَ حَرِيْرًا فَقَالَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ﴿مصنف عبد الرزاق﴾

ترجمہ: حضرت قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ایک شخص کو سر کا کچھ حصہ منڈھوایا ہوا اور ریشم پہنا ہوا دیکھا تو فرمایا جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

﴿۴﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)

﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد، مسند بزار، سنن دارقطنی، مسند الطیالسی﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس اس کو محبت تھی۔

﴿۶﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَ لَهُ مَا اكْتَسَبَ۔

﴿سنن ترمذی، ابو داود، مسند احمد، ابن حبان، الادب المفرد، المعجم الاوسط﴾

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس اس کو محبت تھی اور جو وہ عمل کرے (اسی کو پائے گا)۔

﴿۷﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنُ جُنْدُبٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :لَا تُسَاكِنُوْا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ)

﴿سنن ترمذی، مسند بزار، سنن بیهقی، المعجم الکبیر للطبرانی، المستدرک﴾

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے ساتھ تم مت رہو اور نہ ان سے اختلاط رکھو جو بھی ان کے ساتھ رہن سہن اختیار کرے گا اور ان کے ساتھ مل جل کر رہے گا تو وہ ان کے

مثل ہوگا۔

﴿۸﴾عَنْ عَمْرَوْ بْنُ شُعَیْبٌ عَنْ أَ بِیْهِ عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِا لْیَهُوْدِ وَ لَا بِالنَّصَارَی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِالْاِ شَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَ تَسْلِیْمَ النَّصَارَی الْاِشَارَةُ بِا الْاَ کُفِّ

﴿اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة اصحاب الجحیم ،لشیخ ابن تیمیه رحمه الله،سنن ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد کے حوالہ سے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ (مذہب اسلام) دوسرے کی مشابہت اختیار کرے, یہود اور نصاری کی مشابہت اختیار مت کرو یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور نصاری کا سلام ہتھیلی سے اشارہ ہے۔

﴿۹﴾عَنْ اِبْنِ عُمَرٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ یَحْسَنْ أَنْ یَتَکَلَّمَ بِالْعَرَ بِیَّةِ فَلَا یَتَکَلَّمْ بِالْعَجَمِیَّةِ فَاِنَّهُ یُوَرِثُ النِّفَاقَ)

﴿اقتضاء الصراط المستقیم مخالفته اصحاب الجحیم،المستدرک﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اچھی طرح عربی بات کرنا جانتا ہو تو وہ عجمی زبان سے بات نہ کرے یہ نفاق میں سے ہے۔

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا

اسلام میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اور اس کو کسی طرح کے کاموں میں استعمال کرنا مرد اور عورت دونوں کے لئے منع ہے، صرف

عورتوں کے لئے اجازت ہے کے وہ صرف زیور کے طور پر پہن سکتی ہیں۔

﴿۱﴾عَنْ اُمِّ سَلْمَةٌ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلَّذِیْ یشْرَبُ فِیْ آنِیَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجَرُ فِیْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ) ﴿مسلم ,شعب الایمان ،ابن ماجه ، صحیح بخاری ، مسند احمد،ابن حبان،الطیالسی﴾

ترجمہ: حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے پیالے میں پیئے گا وہ اپنے پیٹ میں جھنم کی آگ بھر رہا ہے۔

﴿۲﴾عَنْ اِبْنِ اَبِیْ لَیْلَیٌ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَیْفَةَ ذَکَرَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِیَةِ الذَّهْبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُو االْحَرِیْرَ وَ الدِّیْبَاجَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِیْ الدُّنْیَا وَ لَکُمْ فِيْ الْآخِرَةِ)

﴿شعب الایمان ،صحیح بخاری، مسند احمد، نسائی،دارقطنی,المعجم الاوسط، بزار، ترمذی﴾

ترجمہ: حضرت ابن ابی لیلیٰؓ فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ نکلے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سونے چاندی کے پیالے میں مت پیو اور نہ ریشم اور دیباج مت پہنو یہ انکے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔

﴿۳﴾عَنْ عَائِشَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءِ فِضَّةٍ فَکَأَنَّمَا یُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ) ﴿ابن ماجه،سنن الکبری للبیهقی﴾

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہے: جو چاندی کے پیالہ میں پیئے گا تو وہ گویا اپنے پیٹ میں جھنم کی آگ بھر رہا ہے۔

غیر محرم عورتوں کو دیکھنا

مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک اور عورت کا ستر چہرہ اور ہتھیلی کے

علاوہ پورا جسم ہے، مرد کے لئے اپنی شرعی بیوی کے علاوہ ناف سے لے کر گھٹنے
تک کا حصہ کسی کو دیکھانا سخت منع ہے اور عورت اپنے شوہر کے علاوہ صرف محرم کو
اپنی ہتھیلی اور چہرہ دیکھا سکتی ہے باقی پورا جسم محرم کو بھی دیکھانا جائز نہیں ہے غیر
محرم کو جسم کا کوئی بھی حصہ دیکھانا اور دیکھنا جائز نہیں ہے مزید پردے کا حکم ہے کہ
غیر محرم کے سامنے مکمل پردے کے ساتھ آنا ضروری ہے، اور ایسا باریک اور تنگ
کپڑا پہننا جس سے اندر کا جسم نظر آتا ہو سخت گناہ اور ایسی عورت پر اللہ و رسول
کی لعنت ہے۔

حکم خداوندی تمام مسلمان مردوں کے لئے کہ نامحرم عورتوں سے پردہ کریں

**قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :قُلْ لِّلْمُؤْ مِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَ بْصَا رِ ھِمْ وَ
یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہ خَبِیْر بِمَا یَصْنَعُوْنَ**
﴿النور : ٣٠﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: کہ دو ایمان والو کو ذرا نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور اپنے
شرمگاھوں کی حفاظت کریں اس میں خوب ستھرائی ہے ان کے لئے بیشک اللہ کو
خبر ہے جو کچھ کرتے ہیں۔

پردے کا عام حکم تمام عورتوں کو کہ نامحرم مرد سے پردہ کریں

**قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:وَ قُلْ لِّلْمُؤْ مِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَا رِ ھِنَّ وَ
یَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَ لَا یُبْدِ یْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا)** ﴿النور:٣١﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور کہہ دے ایمان والیوں کو ذرا اپنی انکھیں نیچی رکھیں
اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کرے مگر جو کھلی چیز ہے
(یعنی اگر غیر اختیاری طور پر ظاہر ہو تو کوئی حرج نہیں)

غیر محرم سے عورت کو پردہ کا اور اپنا زیب و زینت نہ دکھانے کا حکم چنانچہ ارشاد ہے

**قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِ ھِنَّ عَلٰی جُیُوْ بِھِنَّ وَلَا یُبْدِ یْنَ
زِیْنَتَھُنَّ)** ﴿النور:٣١﴾

ترجمہ بللہ تعالی فرماتا ہے: اور اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر ڈال اور نہ کھولیں اپنا
سنگار صرف محرم کے سامنے آنے کی اجازت اور محرمات کی تفصیل چنانچہ ارشاد
ہے:

**قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :اِلَّا لِبُعُوْ لَتِھِنَّ اَوْ ابا ئِھِنَّ اَوْ اباءِ بُعُوْ لَتِھِنَّ اَوْ
اَ بْنَا ئِھِنَّ اَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْ لَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَا نِھِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَاَ نِھِنَّ اَوْ
بَنِیْ اَخْوَ اَ تِھِنَّ أَوْ نِسَا ئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَا نُھُنَّ اَوِ التَّا بِعِیْنَ
غَیْرِ اُوْ لِی الِارْ بَۃِ مِنَ الرِّ جَالِ اَ وِالطِّفْلِ الَّذِ یْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی
عَوْ رَاتِ النِّسَاءِ وَ لَا یَضْرِ بْنَ بِأَرْ جُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ
زِیْنَتِھِنَّ وَ تُوْ بُوْا إِلَی اللّٰہِ جَمِیْعا اَیُّہَ الْمُؤْ مِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ**
﴿النور:٣١﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: مگر اپنے شوہر کے سامنے یا اپنے باپ کے یا اپنے
شوہر کے باپ یا اپنے بیٹے کے یا اپنے شوہر کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا
اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنے ہاتھ کے مال
کے یا کاروبار کرنیوالوں کے جو مرد کچھ غرض نہیں رکھتے یا ان لڑکوں کے جھنوں
نے ابھی تک نہیں پہچانا عورتوں کے بھید کو اور نہ مارے زمین پر اپنے پاؤں کو
کے جانا جائے جو چھپاتی ہیں اپنے سنگار کو اور توبہ کرو اللہ سے سب ملکر اے ایمان
والوں تاکے تم کامیاب ہو جاؤ۔

گھر سے بلا شرعی ضرورت اور بغیر شرعی پردے کے جاہلیت کی طرح نہ نکلنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :وَ قَرْنَ فِي بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرا) ﴿الاحزاب:۳۳﴾

ترجمہ: اور لازم پکڑ و اپنے گھروں میں اور دکھلاتی مت پھرو جیسا کے دکھلانا عادت تھی جاہلیت کے زمانے میں اور قائم رکھو نماز اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرتی رہو اللہ یہی چاہتا ہے کے دور کرے تم سے گندی باتیں اے نبی کے گھر والو اور پاک کر دے تم کو ایک ستھرائی سے۔

مزید تاکید کے ساتھ پردہ کا حکم تمام عورتوں کے لئے چنانچے ارشاد ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْما) ﴿الاحزاب:۵۹﴾

ترجمہ: اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمان کی عورتوں سے کہ دو وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کریگی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالی بڑا بخشنہار مہربان ہے۔

بشری تقاضے کے تحت ضرورت پر پردے کے ساتھ نامحرم مرد سے
بات کرنے اور نکلنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ) ﴿الاحزاب:۵۳﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچے سے طلب کرو یہی ان کے دلوں کی کامل پاکیز ہے۔

محرم کے ساتھ بغیر پردے کے بات کی اجازت اور محرم کی تفصیل

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی:لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىْ اٰبَآئِهِنَّ وَلَا اَبْنَآئِهِنَّ وَ لَا اِخْوَانِهِنَّ وَلَا اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ) ﴿الاحزاب:۵۵﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کے وہ اپنے باپوں اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور عورتوں اور اپنے غلاموں کے سامنے ہوں عورتوں! اللہ سے ڈرتی رہو۔ اللہ تعالی کی طرف سے دردناک عذاب کی وعید ہے ان لوگوں کے لئے جو کسی کے اندر گناہ یا کوئی بری چیز کو دیکھ کر پھیلاتے ہیں اور اس کا چرچا کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی :اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) ﴿النور:۱۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: جو لوگ چاہتے ہیں کے چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا وآخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

﴿۱﴾ **عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِىْ)**

﴿ صحیح مسلم ، مسند احمد ، سنن ترمذی ،الطیالسی، ابن حبان،شرح مشکل الاثار﴾

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اچانک کی نگاہ کے بارے میں تو آپ نے مجھے حکم دیا کے میں اپنی نگاہ کو ہٹا دو

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ بُرَیْدَۃَؓ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تَتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَإِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ) ﴿سنن ابی داود ،سنن ترمذی ،مسند احمد ،شرح السنه،شعب الایمان،مسند بزار﴾

ترجمہ: حضرت بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی نگاہ کے پیچھے نگاہ نہ کرو پہلی نگاہ معاف ہے دوسری نہیں)

﴿۳﴾ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (إلا اللمم) قَالَ زِنَا الْعَیْنِ النَّظْرُ وَ زِنَا الشَّفَتَیْنِ التَّقْبِیْلُ وَ زِنَا الْیَدَیْنِ الْبَطْشُ وَ زِنَا الرِّجْلَیْنِ الْمَشْیُ وَ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ أَوْیُکَذِّبُهٗ فَأَنَّ صِدْقه بِفَرْجِهٖ کَانَ زَانِیًا وَ إِلَّا فَهُوَ اللَّمَمَ) ﴿شعب الا یما ن للبیهقی،المستدرک﴾

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالی کے قول (الااللمم) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور ہونٹ کا زنا بوسا دینا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پیر کا زنا چلنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی یا تکذیب اگر شرمگاہ تصدیق کرے تو وہ زنا کار ہے ورنہ وہ لمم ہے۔

﴿٤﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِکُلِّ اِبْنِ آدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا فَالْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ وَ زِنَا هُمَا النَّظْرُ وَ الْیَدَانِ تَزْنِیَانِ وَ زِنَا هُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانُ تَزْنِیَانِ وَ زِنَا هُمَا الْمَشْیُ وَ الْفَمُ یَزْنِیْ وَ زِنَاهُ الْقُبَلُ وَ الْقَلْبُ یَهُمُّ أَوْ یَتَمَنّٰی وَ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ أَوْ یُکَذِّبُهٗ شَهِدَ عَلٰی ذَلِك ﴿شعب الا یما ن ، مسلم، ابو داود،مسند احمد،بخاری،سنن البیهقی﴾

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ابن آدم کے لئے زنا میں سے حصہ ہے آنکھ زنا کرتی ہے اور اس کا زنا دیکھنا ہے اور ہاتھ زنا کرتا ہے اس کا زنا پکڑنا ہے اور پیر زنا کرتا ہے اس کا زنا چلنا ہے اور ہونٹ زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسا دینا ہے اور دل زنا کرتا ہے اس کا زنا ارادہ یا تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی یا تکذیب۔

﴿٥﴾ عَنْ أَبِیْ أُمَامَۃَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَامِنْ مُسْلِمٍ نَظَرَ إِلَی مَحَاسِنِ اِمْرَأَۃٍ ثُمَّ صَرَفَ بَصَرَهٗ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَهَا فِیْ قَلْبِهٖ) ﴿شعب الا یما ن للبیهقی ،مسند احمد بن حنبل﴾

ترجمہ: حضرت امامہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان عورت کے محاسن کی طرف دیکھتا ہے پھر نظر کو پھیر دیتا ہے مگر اللہ تعالی اس کے لئے ایک ایسی عبادت کا مزہ نصیب کرتا ہے وہ اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔

﴿٦﴾ عَنْ أُمِّ سَلَمَۃَؓ قَالَتْ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَیْمُوْنَۃَ فَأَقْبَلَ اِبْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهِ وَ ذٰلِکَ بَعْدَ أَنْ أَمَرَنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَیْسَ أَعْمَی لَا یُبْصِرُنَا وَ لَایَعْرِفُنَا قَالَ أَفَعَمْیَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ ﴿مسند احمد ، ترمذی ، ابو داود، نسائی، مسلم، ابن حبان،شرح السنه، طبرانی﴾

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں اور میمونہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے ام مکتوم آئے اور یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں پردہ کرو تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! وہ ہمیں نہیں دیکھتے اور نہ

جانتے فرمایا: کیا تم دونوں اندھے ہو کیا تم دونوں نہیں دیکھتے۔

﴿۷﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُوَنَّ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا فَإِنَّ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ) ﴿مسند احمد بن حنبل﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز اجنبی عورت کے ساتھ محرم کے بغیر تنہائی میں نہ رہے اس میں تیسرا شیطان ہے۔

﴿۸﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا يُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)

﴿مسلم، ترمذی، مسند احمد، الطبرانی معجم الاوسط، بیہقی، شرح السنہ، شعب الایمان، الفتح الربانی﴾

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدریؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی دوسرے آدمی کے ستر عورت کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ دو آدمی ایک کپڑے میں ننگے سوئے اور نہ دو عورت ایک کپڑے میں ننگی سوئے۔

﴿۹﴾ عَنْ ابْنِ جَرْهَدٍ ؓ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ)

﴿ترمذی، ابو داود، مسند احمد، ابن حبان، دار قطنی، طبرانی الکبیر، شرح معانی الاثار، بخاری﴾

ترجمہ: حضرت ابن جرھدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

انکے پاس سے گزرے تو انکا گھٹنا کھولا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اپنے گھٹنے کو چھپاؤ یہ ستر عورت میں سے ہے۔

﴿۱۰﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ , فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِيْ ذَلِكَ فَقَالَ وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن الکبری للبیهقی، سنن نسائی﴾

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ نے لعنت کی ہے ایسی عورتوں پر جو سرمہ بھرنے والی ہیں اور بھروانے والی ہیں اور رخسار کے بال اکھڑوانے والی ہیں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں پر ریتی پھرانے والیاں تاکے دانتوں میں (خلا ہو) ایسی عورتیں اللہ کی فطرت کو تبدیل کرنے والی ہیں تو ابن مسعودؓ سے اس کے متعلق ایک عورت نے کہا کیا معاملہ ہے ابن مسعود نے جواب دیا کہ میں کیوں نے اس عورت پر لعنت کروں جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ لعنت اللہ کی کتاب میں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جو کچھ تمکو اللہ کا رسول دیدے اسکو لے لو اور جس سے تمکو روکے رک جاؤ۔

اللہ کے ساتھ بدگمانی کرنا

اللہ کے ساتھ برا گمان رکھنا مشرکین اور منافقوں کی خصلت ہے، وہ اللہ کے ساتھ برا گمان رکھتے ہیں، کسی مسلمان کی شان نہیں ہوسکتی کے وہ اللہ کے ساتھ برا گمان رکھے، اس لئے اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا ضروری قرار دیا ہے اور بدگمانی سے سختی کے، ساتھ روکھا گیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :وَ يُعَذِّ بَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّا نِّيْنَ بِا للّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآ ئِرَةُ السَّوْءِ)﴿الفتح :٦﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اوران منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دیگا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانیاں رکھنے والے ہیں دراصل انھیں پر برائی کا پھیر ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَ نِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَ اِن اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِن اقْتَرَبْتَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَ اِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)

﴿ترمذی ،بخاری ،مسلم ،ابن ماجہ،مسند احمد،بزار، نسائی،شعب الایمان ،ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے میں بھی اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں اور وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں ایک باع قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے میں دوڑ کر آتا ہوں۔

﴿۲﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَ نْصَارِیؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ :لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِا للّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

﴿مسلم، ابو داود،ابن ماجہ،مسند احمد، الطیالسی،شعب الایمان،ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو انتقال سے تین دن قبل فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی اس حال میں ہرگز انتقال نہ کرے مگر یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

بڑوں کی عزت نہ کرنا اور چھوٹوں پر رحم نہ کرنا

بڑوں کی عزت نہ کرنا اور چھوٹوں پر رحم نہ کرنا اس سے ایمان نامکمل ہوتا ہے، یہ ایمان کی ایک شاخ ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے شخص کو اپنے طریقے سے خارج قرار دیا ہے، اور سختی سے روکا ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ عَمْرَوْ بن شُعَيْبٍؓ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ لَمْ يَعْرِفْ كَبِيْرَنَا)

﴿سنن ترمذی، مسند احمد ، الادب المفرد﴾

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا اکرام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَاوَ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ يَاْ مُر بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)﴿ترمذی ،مسند احمد ،ابن حبان ،معجم الکبیر للطبرانی ،شعب الایمان،شرح السنہ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے

چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا اکرام نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ ﴿ترمذی ، صحیح مسلم،صحیح بخاری،الادب المفرد،مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

﴿٤﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْروؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ ﴿سنن ترمذی ،سنن ابی داود،معرفۃ السنن و الآثار﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کریگا رحم رحمان سے نکلی ہے جو اسکو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا اور جو اس توڑے گا اللہ اس کو توڑے گا۔

گانا باجہ سننا

ہر وہ چیز یا کھیل یا فحش ناول یا عورتوں کے تذکرے جو بدکاری کی طرف لے جانے والے ہوں یا گندے اشعار جو انسان کو اللہ کی عبادت اور یاد سے غفلت میں ڈال دیں یا دین سے گمراہ یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنے اور ایسا لغو کام جو انسان کو کسی حرام اور معصیت میں مبتلا کرے وہ سب حرام اور سخت گناہ ہیں۔ جیسے گانا، مزامیر، جوا، شطرنج، طبلہ، سارنگی، اور فحش ناول وغیرہ سب

اس میں داخل ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّخِذَ هَا هُزُوًا اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْن ﴿لقمان:٦﴾

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے: اور بعض آدمی ایسے ہیں جو ان باتوں کا خریدار بنتے ہیں جو غافل کرنے والے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے گمراہ کریں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ أَبِىْ الصَّهْبَاءِؓ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنْ قَوْلِهِ :وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ) قَالَ وَاللّٰهِ الْغِنَاء)

﴿سنن الکبری للبیہقی،سنن الصغری للبیہقی،شعب الایمان للبیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابوصباءؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے (**ومن الناس من یشتری لهو الحدیث**) کے متعلق دریافت کیا فرمایا اللہ کی قسم اس سے مراد غناء (گانا) ہے

﴿۲﴾ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىَ لَهْوَ الْحَدِيْثِ) قَالَ هُوَ الْغِنَاءِ وَاَشْبَاهَهُ)

﴿سنن الکبری للبیہقی ،الادب المفرد ،سنن الصغری للبیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ (لهو الحدیث) کے متعلق فرماتے ہیں کے اس سے مراد غناء (گانا) اور اس جیسی چیزیں ہیں۔

﴿۳﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِىْ الْقَلْبِ كَمَا تُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعُ)

﴿سنن الکبری للبیہقی،شعب الایمان،سنن أبی داود،معرفۃ السنن والآثار﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتی ہے۔

﴿۴﴾ عَنْ عَلِیّ بْنِ أَبِی طَالِبٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِیْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَ الْأَمَانَةُ مَغْنَماً وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَ جَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَ كَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَنِيَّاتُ وَ الْمَعَازِفُ وَ لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحاً حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفاً وَ مَسْخاً)

﴿سنن ترمذی ،المعجم الاوسط،الزاوجر﴾

ترجمہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت پندرہ چیزیں کرنے لگے گی تو آفت ان پر شروع ہوجائیگی صحابہ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب مال غنیمت اپنا مال سمجھے ینگے اور امانت مال غنیمت سمجھے ینگے اور زکوۃ کو تاوان سمجھنے لگے ینگے اور آدمی بیوی کا غلام بن جائے گا اور اپنی ماں کا نافرمان اور دوست کو قریب اور باپ کو دور کرنے لگے گا اور مسجدوں میں شور وغل ہوجائیگا اور قوم کا سردار ذلیل اور بدتر شخص بن جائیگا اور آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے گی اور شراب برسرعام پیا جائیگا اور ریشم کا کپڑا پہننا شروع کرینگے اور گانا اور مزامیر اختیار کرینگے اور بعد والے پہلے لوگوں کو برا بھلا

کہنے لگے ینگے تو پھر اس وقت سرخ آندھی یا زلزلے اور صورتوں کے بگڑنے کا انتظار کرنا

﴿۳﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَ الْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَماً وَ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَ ظَهَرَتِ الاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَ سَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَ ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحاً حَمْرَاءَ وَ زَلْزَلَةً وَخَسْفاً وَمَسْخاً وَقَذْفاً وَ آيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ بَعْضُهُ بَعْضاً) ﴿رواہ الترمذی﴾

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے اور جب لوگوں کی امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے اور جب زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے اور جب علم دین کو دنیا طلبی کے لئے سیکھا جانے لگے اور جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے اور دوست کو اپنے قریب کرے اور باپ کو دور کرنے لگے اور مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے اور قبیلے کا سرداران کا فاسق بدکار بن جائے اور جب قوم کا سرداران میں ارزل بدترین آدمی ہوجائے اور شریر آدمیوں کی عزت انکے شر کے خوف سے کی جانے لگے اور جب گانے والی عورتوں اور باجوں گاجوں کا رواج عام ہوجائے اور جب شرابیں پی جانے لگیں اور اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو ایک سرخ آ

ندھی کا اور زلزلہ کا اور زمین حسف ہو جانے اور صورتیں مسخ ہو جانے کا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے اور اس کے دانے بیک وقت بکھر جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ **عَنْ اَنَسٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :مَنْ قَعَدَ اِلَى قِيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صُبَّ اللّٰهُ فِى اُذُنِيْهِ الآ نُك يَوْمَ الْقِيَا مَةِ)**

﴿رواه ابن صصرى فى اماليه،ابن عساكر ،كنز العمال،الفتح الكبير للسيو طى،فيض القد ير للمناوى﴾

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی گانے والی کے پاس گانا سننے کے لئے بیٹھے تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کے کان میں پگھلا ہوا شیشہ ڈالے گا۔

﴿۵﴾ **عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٌ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالى حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسَرَ وَ الْكُوْبَةَ وَهُوْ الطَّبْلَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ** ﴿سنن بيهقى، ابو يعلى، طبرانى،ابو داود،شعب الايمان،ابن حبان،مسند احمد﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی تم پر شراب اور جوا اور طبل حرام کیا ہے اور فرمایا ہر نشہ دلانے والی چیز حرام ہے۔

انسان یا جانور کو آگ میں جلانا

کسی جاندار کو آگ کی سزا دینا منع ہے، یہ اللہ تعالی کے لئے خاص ہے، اللہ کے علاوہ کسی کی شان نہیں کہ وہ اس کی مخلوق کو آگ کی سزا دے یہ شان تخلیقی کے خلاف ہے، اس لئے اس سے سختی سے روکا ہے۔

﴿۱﴾ **عَنْ مُحَمَّدِ حَمْزَةَ الْاَ سْلَمِىٌّ عَنْ اَ بِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّرَهُ عَلى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَ جْتُ فِيْهَا وَ قَالَ اِنْ وَ جَدَّ تُمْ فُلَانًا فَا حْرَقُوْهُ**

بِالنَّارِ فَوَ لَّيْتُ فَنَا دَا نِىْ خَرَ جْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنْ وَ جَدَّ تُمْ فُلَانًا فَا قْتُلُوْهُ وَ لَا تُحْرِقُوْهُ فَاِ نَّهُ لَا يُعَذِّ بُ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ)

﴿سنن ابى داود ،احمد ، ابى يعلى، سنن الكبرى للبيهقى، الطبرا نى، شرح السنه، عبد الرزاق﴾

ترجمہ: حضرت محمد حمزہ اسلمیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کو روانہ کرتے وقت حکم فرمایا راوی کہتے ہیں ہم نکلے آپ نے فرمایا: اگر تم فلاں کو پاؤ تو تم اس کو آگ میں جلا دو ہم چلنے لگے تو آپ نے آواز دی پس میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم فلان کو پاؤ قتل کرو جلاؤ مت آگ کا عذاب تو آگ کا پروردگار ہی دیتا ہے۔

﴿۲﴾ **عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَؓ اَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فِىْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدَ تُّمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا فَا حْرِ قُوْهُمَا بِا لنَّا رِ ثُمَّ قَالَ رَ سُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّى اَمَرْ تُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَ فُلَانًا وَاِنَّ النَّا رَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَ جَدْتُّمُوْ هُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا)** ﴿صحيح بخارى،مسند احمد،سنن بيهقى﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا: دو فلان شخص اگر تم کو مل جائیں تو ان کو جلا دینا جب ہم چلنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے تم کو دو شخص کو جلانے کا حکم دیا تھا لیکن اب کہتا ہوں کے آگ سے تو اللہ ہی عذاب دیتا ہے تم ان کو قتل کر دینا جلانا نہیں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا چھوڑنا

اپنی استطاعت کے بقدر اچھی بات کا حکم نہ دینا اور بری بات سے نہ روکنا گناہ ہے اپنی استطاعت کے بقدر اپنے ماتحتوں کو اچھی بات کا حکم دینا اور کو

ئی گناہ دیکھے تو اس کو روکنا فرض ہے اگر روکنے پر استطاعت نہ ہو لڑائی جھگڑے کا اندیشہ ہو یا ذلت ورسوائی کا خوف ہو تو کم از کم اس جگہ سے نکل جائے اور اس کام کو برا سمجھے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْ عُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْ مُرُوْنَ بِا لْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ)

﴿العمران:۱۰۴﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کے خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔

﴿۱﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ لِتَاْ مُرُوْنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لِيُوْ شِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ ثُمَّ تَدْ عُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)

﴿سنن ترمذی،مسند احمد،شعب الا یمان،شرح السنہ،سنن الکبری للبیہقی﴾

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمانؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور بے ضرور نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو یا قریب کے اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کرے پھر تم دعا مانگو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو جائے۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ :رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :مَنْ رَاَى مُنْكَراً فَلْيُنْكِرْ هُ بِيَدِهِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِه وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِ يْمَانِ)

﴿ترمذی،صحیح مسلم،ابن ماجہ،مسند احمد،ابن حبان،شعب الایمان،الطیالسی،سنن بیہقی﴾

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص غلط کام کو ہوتے ہوئے دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدل دے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

دو مسلمانوں یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا

دو مسلمانوں یا میاں بیوی کے درمیان یا دو دوستوں کے درمیان جدائی یا دشمنی عداوت ڈالنا سخت گناہ ہے اللہ رسول کے نزدیک یہ بہت ہی گھٹیا اور کمینہ حرکت ہے اس سے عبادت کا نور ختم ہو جاتا ہے اللہ کے نزدیک ایسے شخص کا شمار بدترین شخصوں میں ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہود کی اس بری حرکت کو ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے جو جادو کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى: فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ) ﴿البقرہ:۱۰۲﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے (یعنی جادو) جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں

﴿۱﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْداً عَلٰى سَيِّدِ هَا)

﴿سنن ابی داود،مسند احمد،سنن نسائی،سنن بیہقی،شعب الایمان،صحیح ابن حبان﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم سے نہیں ہے جو بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف اکسائے۔

﴿۲﴾ عَنْ أَبِی أَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهُ وَ بَیْنَ أَحِبَّتِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ﴿سنن ترمذی، مسند احمد، سنن بیهقی، سنن دارقطنی، الطبرانی الکبیر، مسند أبی یعلی﴾

ترجمہ: حضرت ابوایوبؓ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کے آپ فرماتے ہیں: جو بیٹے اور والد کے درمیان تفرقہ ڈال دے اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالے گا۔

اللہ ورسول پر جھوٹی بات کا الزام لگانا

جو بات قرآن وحدیث یا اجماع سے ثابت نہ ہو اس کو دین سمجھنا یا ایسی تشریح کرنا جو تشریح یا مفہوم صحابہ اور جمہور علماء امت سے ثابت نہ ہو سخت گناہ ہے۔

﴿۱﴾ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ) ﴿صحیح مسلم، مسند احمد، مسند بزار﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: جو مجھ پر جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنالے۔

﴿۲﴾ عَنِ الْمُغَیْرَةَؓ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ كِذْباً عَلَیَّ لَیْسَ كَكِذْبٍ عَلَی اَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَأْ مَقْ عَدَهُ مِنَ النَّارِ) ﴿صحیح مسلم، صحیح بخاری، مسند احمد، مصنف ابن أبی شیبه﴾

ترجمہ: حضرت مغیرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا: مجھ پر جھوٹی بات منسوب کرنا معمولی بات نہیں ہے جو مجھ پر جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنالے۔

☆☆☆☆☆☆